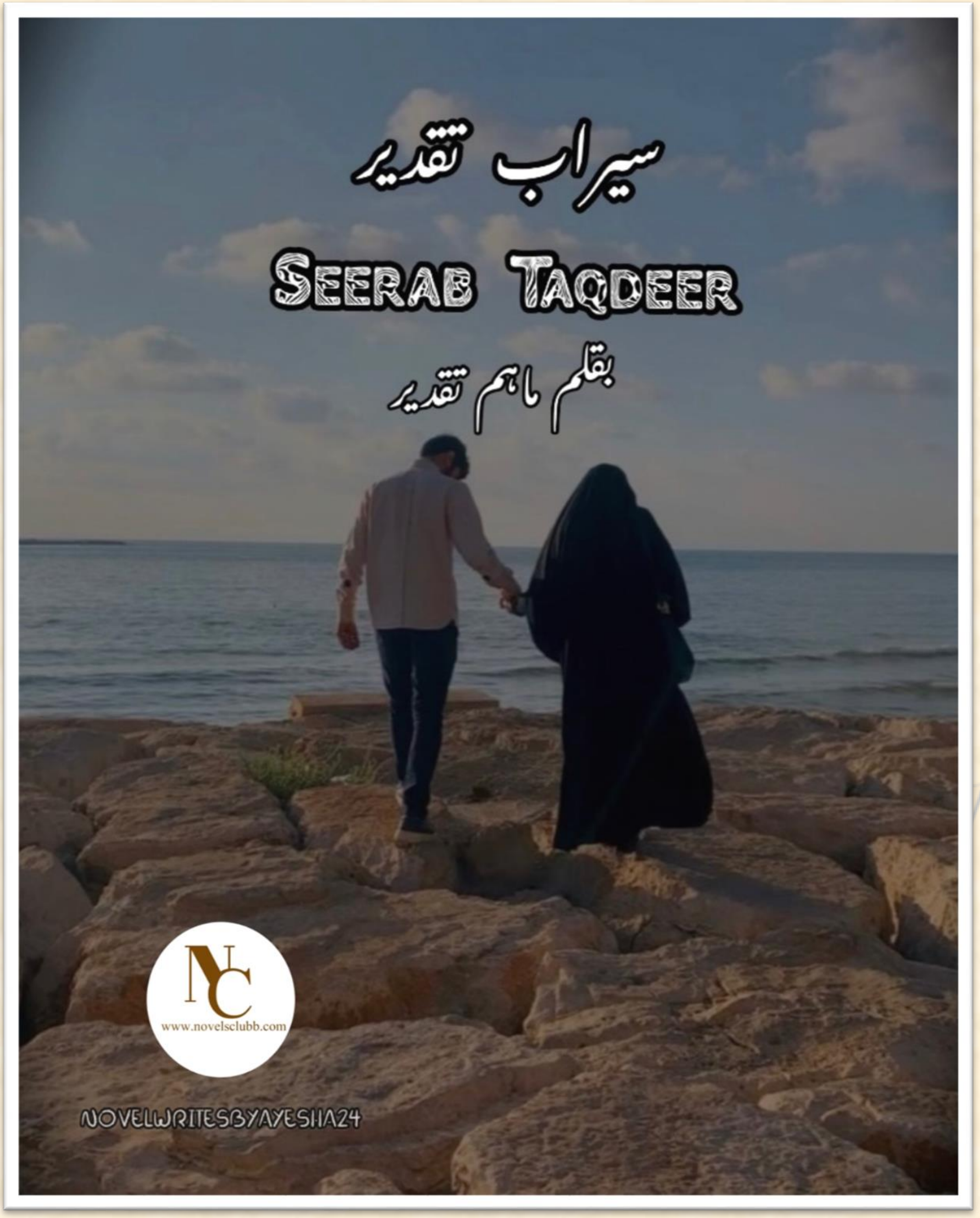
سیراب تقدیر
SEERAB TAQDEER
بقلم ماہم تقدیر
www.novelsclubb.com
NOVELWRITESBYAYESHA24

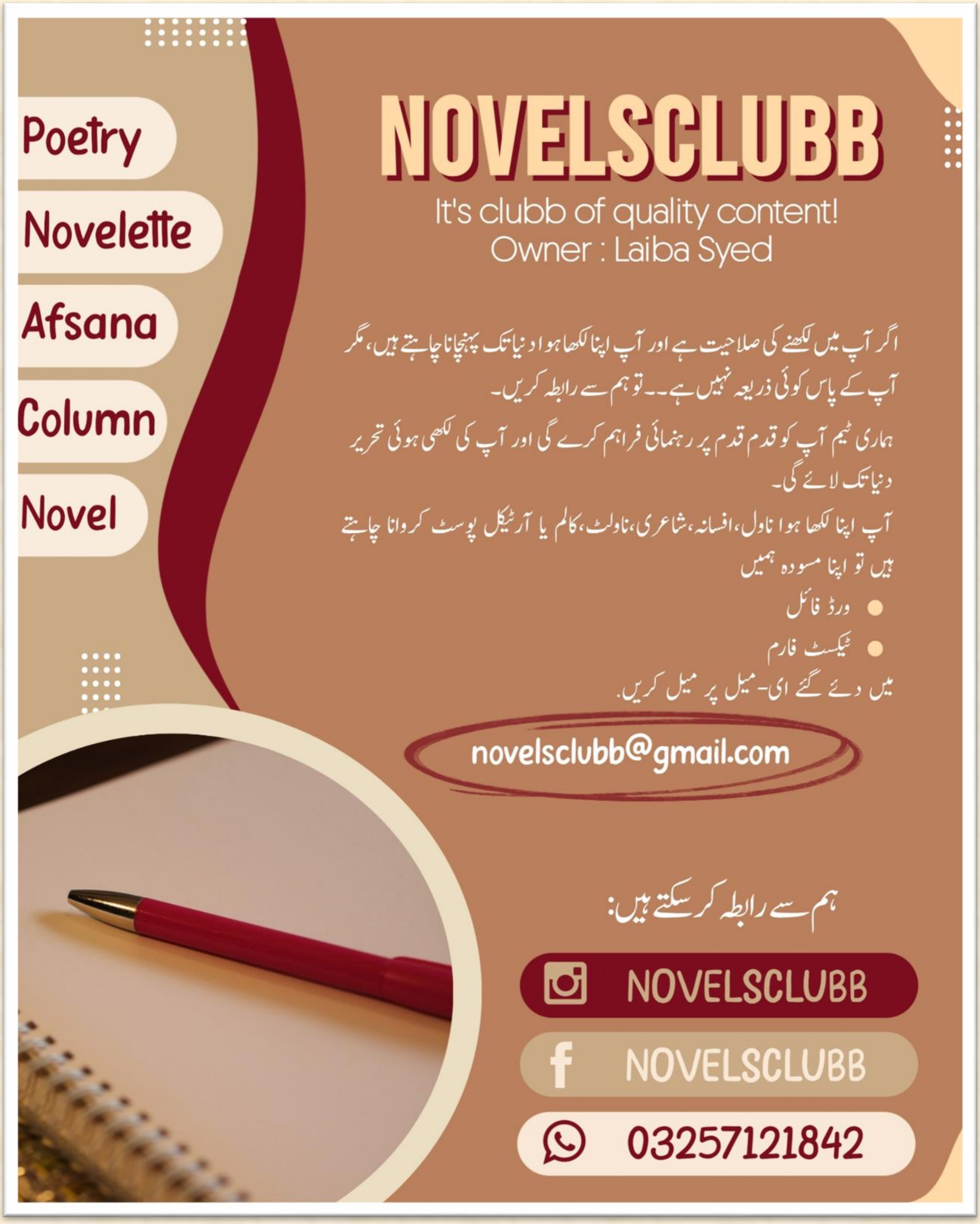
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

سیرابِ تقدیر

از قلم

ماہم تنویر

Clubb of Quality Content

ناول "سیرابِ تقدیر" کے تمام جملہ حق لکھاری "ماہم تنویر" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

سیراب تقدیر

قسط ۲-۳:

نئی دنیا نئے امتحان:

خوابوں کی مسافر: میرت ابراہیم

رات کے اندھیرے میں، لندن کے ایک پوش علاقے میں ایک عمارت کی چوتھی منزل پر ایک شخص کھڑا تھا۔ کمرے کی کھڑکی سے باہر شہر کی چمکتی روشنیوں کو دیکھتے ہوئے

کمرے میں صرف ایک ٹیبل لیمپ جل رہا تھا، روشنی اتنی مدھم تھی کہ اس کا چہرہ پوری طرح واضح نہیں ہو رہا تھا۔

میر"—یہ نام کوئی نہیں جانتا تھا، مگر اس کی موجودگی کا اثر ہر جگہ محسوس ہوتا تھا۔

وہ نہ کسی کا سایہ تھا، نہ کسی کا دشمن، مگر پھر بھی ہر ایک کی پہنچ سے دور تھا۔

Clubb of Quality Content

دیوار پر ایک عالمی نقشہ لگا تھا، جس پر مختلف نشانات اور کوڈز درج تھے۔ سامنے والی میز پر کچھ فائلیں، ایک لیپ ٹاپ، اور ایک فون رکھا تھا۔

یہ ایک ایسی جگہ تھی جہاں وقت تھم سا گیا تھا، جہاں روشنی مدھم تھی، مگر ذہن مکمل جاگ رہا تھا

خاموشی میں ڈوبی ایک خفیہ جگہ... سامنے بڑی اسکرینز پر لائیو فیڈ چل رہی تھی۔

کہیں کیمروں سے لندن کی گلیاں نظر آ رہی تھیں، کہیں ہیلی فیکس ایئر پورٹ، کہیں کوئی بند دروازہ...

اور ان تمام اسکرینز کے درمیان ایک نام تھا—ایک ایسا نام جو کسی کے لیے اس کے کھیل کا مہرہ تھا تو کسی کے لیے تباہی۔۔

High priority level :

Clubb of Quality Content

میرت ابراہیم

یہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی، یہ ایک ایسا مہرہ تھا جس پر کئی آنکھیں جمی تھیں... مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ ایک انجان محافظ اس پر نظر رکھے ہوئے تھا!

فون کی ہلکی وائبریشن نے خاموشی توڑی۔

ایک مدھم مسکراہٹ کے ساتھ، وہ شخص فون اٹھاتا ہے، آواز میں وہی گہری سنجیدگی، وہی بے خوفی، وہی طاقت:

"رپورٹنگ سر۔۔۔

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا۔۔

آپ بے فکر رہیں سر سب کچھ پلان کے مطابق ہو گا۔۔

Clubb of Quality Content

"اور خطرہ؟" دوسری طرف ایک بھاری مگر ٹھنڈی اور بے رحم آواز ابھری:

وہ شخص کھڑکی کی طرف قدم بڑھاتا ہے، نیچے لندن کی روشن سڑکیں نظر آ رہی تھیں۔ آسمان پر چمکتے تاروں کی طرح کئی نظریں اس ہدف پر تھیں، مگر اصل سوال یہ تھا کہ کون جیتے گا؟

"خطرہ ہمیشہ رہتا ہے... مگر شکاری وہی کامیاب ہوتا ہے جو شکار کی نفسیات سمجھتا ہو!"

"تمہارا پلان؟" دوسری طرف سے آواز میں ایک نئی سنجیدگی تھی

Clubb of Quality Content!

وہ شخص ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کرسی پر بیٹھا، انگلیاں ٹیبل پر آرام دہ انداز میں بجاتے ہوئے بولا:

"اسے خبر بھی نہیں ہوگی کہ کوئی اس کے ہر قدم کو پڑھ رہا ہے۔
یہ ایک ایسا کھیل ہے جہاں کچھ وقت کے لیے مہرے آزاد چھوڑے جاتے ہیں...
اور جب وقت آتا ہے، بس ایک چال... اور مات!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسری طرف ایک پل خاموشی رہی، پھر آواز ابھری:
تمہیں مکمل کنٹرول حاصل ہے، ہمیں کسی قسم کی غلطی نہیں چاہیے!"

وہ اپنی گھڑی پر ایک نظر ڈالتا ہے، اور مدھم لہجے میں کہتا ہے:

"یہ کھیل میں نے بنایا ہے،

یہ چال میں نے بچھائی ہے،

یہ مہرے میں نے کھڑے کیے ہیں،

اور جب وقت آئے گا... میں ہی یہ بساط لپیٹوں گا!"

دیکھو میر! تمہیں اس لڑکی کی حفاظت کو ہر موڑ پر یقینی بنانا ہو گا۔

"ہمارا کھیل جو بھی ہے مگر اس لڑکی کو محفوظ رکھنا اولین ترجیح ہے، کوئی کمی برداشت نہیں کی جائے گی!"

"فکر کی کوئی بات نہیں! میرت ابراہیم پر پوری نظر رکھی جائے گی... اسے خبر تک نہیں ہو گی کہ کون اس کے ہر قدم کا حساب رکھ رہا ہے!"

Clubb of Quality Content!

میر کے لہجے میں وہی خطرناک اطمینان تھا، جیسے سب کچھ اس کے پلان کے مطابق ہو رہا ہو۔

فون بند ہو چکا تھا، مگر میر کی نظریں اب بھی اس اسکرین پر تھیں، جہاں ایک نام جھلک رہا تھا...

"میرت ابراہیم–

Estimated Arrival:

08:45PM,LondonHeathrow"

--

لندن ایئرپورٹ پر ہلچل مچی ہوئی تھی۔

ہر طرف لوگ آجا رہے تھے، کچھ خوشی سے، کچھ جلدی میں، اور کچھ اتنے مصروف کہ آس پاس کے ماحول سے بے خبر۔

فلائٹ میں اس عورت کی باتوں نے اسے ذہنی الجھن میں ڈال دیا تھا۔

میرت ابراہیم تھکن سے چُور تھی۔

لمبی فلائٹ، نیند کی کمی، اور نئے ملک میں قدم رکھنے کی بے یقینی—سب کچھ اس کے چہرے پر صاف نظر آرہا تھا۔

مگر اس کے دل میں ایک عزم تھا۔

یہاں آنا اس کا خواب تھا، اور وہ خواب اب حقیقت بن چکا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے ایک گہری سانس لی اور اپنا اسکارف ٹھیک کیا۔

"الحمدللہ، میں پہنچ گئی..."

وہ خود سے بولی، جیسے اللہ کا شکر ادا کر رہی ہو۔

مگر اسے نہیں معلوم تھا کہ کہانی کا اصل باب تو اب شروع ہونے والا تھا۔

امیگریشن کاونٹر سے فارغ ہوتے ہی میرت نے گہری سانس لی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لمبا سفر، نیند کی کمی اور نیا ملک——سب کچھ تھوڑا سا الجھا دینے والا تھا، لیکن وہ مطمئن تھی کہ اب وہ اپنی منزل پر پہنچ چکی ہے۔

وہ اپنا بیگ سنبھالتی ہوئی ایگزٹ کی طرف بڑھی، جہاں اسے یونیورسٹی کے نمائندے کا انتظار کرنا تھا۔

میرت اپنے فون میں ای میل چیک کرتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی کہ اچانک اس سے کوئی آدمی ٹکراتا ہے اور اس کا بیگ اس کے ہاتھ سے نیچے گرتا ہے۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا کے وہ ایک لمحے کے لیے لڑکھڑ آئی۔ پھر فوراً سنبھلی۔ سد شکر تھا اس کا فون بچ گیا ورنہ وہ اس کا سر پھاڑ دیتی۔۔

سوری extremely سوری،

میں جلدی میں تھا۔

وہ شخص یہ کہ اس کی چیزیں اٹھانے لگتا ہے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

It's ok

وہ بڑی نرمی سے کہتی ہے اور اس کے ھاتھ سے چیزیں لیے لیتی ہے۔

وہ اب دوبارہ ایمیل چیک کرنے لگتی ہے۔

ابی تک کوئی میسج کیوں نہیں آیا پتا نہیں کب تک ائے گا یہ ڈرائیور۔ اف لندن اب تم مجھے انتظار کرواؤ گے۔ وہ بیزاری سے کہتی ہے

اسے کافی کی شدید طلب ہو رہی تھی۔ چلو جلدی سے کافی لے لیتی ہو، یہ ٹھیک رہے گا۔

اس نے بڑبڑایا۔

اور کافی کاؤنٹر پر چلے گئی۔

Mam what will you take ؟؟

کاؤنٹر پے موجود لڑکی اس سے پوچھتی ہے۔

One cappuccino with light sugar ۔

Ok mam wait for two mints ۔

Ok take your time ۔۔۔

وہ یہ کہہ کر اپنے بیگ سے والٹ نکالنے لگتی ہے۔۔

لیکن جیسے ہی اس نے بیگ کا زِپ کھولا،اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔

"میرا پاسپورٹ کہاں ہے؟!"

میرت نے فوراً اپنے ارد گرد دیکھا۔

وہ اپنے تمام تھیلے چیک کر چکی تھی، لیکن پاسپورٹ کہیں نہیں تھا۔

"نہیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ میں نے امیگریشن کے بعد بیگ میں ہی رکھا تھا!"

وہ فوراً واپس بھاگی، کاؤنٹر کے قریب اسٹاف سے پوچھنے لگی، لیکن کوئی کامیابی نہ ملی۔

"یا اللہ، اگر یہ کھو گیا تو میں کیا کروں گی؟"

اس نے پریشانی سے سر تھاما۔

اور وہی کرسی پی بیٹھ گئی اب میں کیا کروں گی؟؟۔۔

"آپ کچھ ڈھونڈ رہی ہیں؟"

ایک گہری، پُراسرار آواز اس کے قریب سنائی دی۔

میرت نے سر اٹھایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک لمبا، وجیہہ مرد اس کے سامنے کھڑا تھا—مہنگا اوور کوٹ، نیلی آنکھیں، بال ماتھے پر بکھرے ہوئے، چہرے پر سیاہ ماسک جس سے صرف اس کی گہری نیلی آنکھیں نظر آ رہی تھیں۔۔اور ہاتھ میں ایک نیلا پاسپورٹ پکڑے ہوئے۔۔۔

"یہ آپ کا ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس نے بغیر کسی تاثرات کے کہا، جیسے یہ کوئی عام بات ہو۔

میرت نے حیرت سے پاسپورٹ کو دیکھا، پھر اس شخص کو۔

"یہ... یہ کہاں ملا آپ کو؟"

"فلور پر گرا تھا،شاید آپ کے ہاتھ سے چھوٹ گیا ہو۔"

اس نے لاپرواہی سے شانے اُچکائے۔

میرت نے جلدی سے اس کے ہاتھ سے پاسپورٹ لیا اور سکون کا سانس لیا۔

"اوہ خدا!میں نے تو سوچ لیا تھا کہ یہ گم ہو گیا ہے

اوہ!آپ نے میری بہت مدد کی۔"

"مدد؟"

وہ شخص ہلکے سے مسکرایا، مگر اس کی مسکراہٹ میں ایک عجیب سی سنجیدگی تھی۔

"کبھی کبھی جو چیزیں ہم سمجھتے ہیں کہ گم ہو گئی ہیں، وہ درحقیقت ہمیں واپس ملنے کے لیے ہی کھوتی ہیں۔"

میرت نے حیرت سے اسے دیکھا۔

یہ جملہ ایک عام گفتگو کا حصہ نہیں لگ رہا تھا، جیسے اس میں کوئی گہرا مطلب چھپا ہو۔

میں سمجھی نہیں۔۔اس نے حیرت سے کہا۔

"اگر انسان دوسروں کو سمجھنے لگے، تو نفرت کی جگہ محبت لے لے۔"

اس نے گہری نظروں سے میرت کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ...کون ہیں؟"

میرت نے بے اختیار پوچھا۔

"ابھی تو ایک اجنبی ہوں، لیکن شاید یہ شہر ہمیں دوبارہ ملائے۔"

وہ پرسکون لہجے میں بولا، پھر پلٹ کر ایئرپورٹ کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

میرت نے کچھ لمحے کے لیے اس کی پشت کو دیکھا،اس کی نظر اچانک اس کے کوٹ کی

پشت پر پڑی،جہاں سنہری دھاگوں سے بڑا سا"MEER" لکھا تھا۔

عجیب؟؟؟وہ بڑبڑا آئی۔۔

نادل کلب
Clubb of Quality Content!

پھر اپنے سر پہ ہاتھ مار کر کہتی ہے میں نے تو ٹھیک سے شکریہ بھی نہیں کہا۔

حد ہے میرو۔۔۔۔

ایئر پورٹ سے باہر نکلتے ہی، ٹھنڈی ہوا نے میرت کے چہرے کو چھوا، جیسے اسے خوش آمدید کہہ رہی ہو۔

سامنے لوگ ہاتھوں میں تختیاں لیے کھڑے تھے، ہر کوئی کسی نہ کسی کے انتظار میں۔

"کہاں ہو گا میرا ڈرائیور؟" میرت نے نظریں دوڑائیں، سامنے ایک لمبا، خوبرو مگر مغرور چہرے والا شخص کھڑا تھا، جو نہایت بے نیازی سے فون دیکھ رہا تھا۔

اور پھر اس کی نظر اس کے ہاتھ میں پکڑے بورڈ پر گئی جس پر واضع لکھا تھا "میرت ابراہیم"

"اوہ، تو یہی ہوگا میرا ڈرائیور!" اس نے دل میں سوچا اور اس کی طرف چل پڑی۔

مگر جیسے ہی وہ قریب پہنچی، ایک پل کے لیے رک گئی۔

یہ... کچھ زیادہ ہی اسٹائلش نہیں لگ رہا؟

براؤن لیدر جیکٹ، رولڈ اپ سلیوز، مضبوط ہاتھوں میں چمکتی گھڑی، اور چہرے پر وہ لاپرواہ سی مسکراہٹ، جیسے دنیا کی کوئی فکر نہ ہو۔

یہ لندن کے ڈرائیور اتنے ویل ڈریسڈ ہوتے ہیں؟

یہ جملہ اس نے آہستہ سے بولا، مگر اگلے ہی لمحے وہ شخص سیدھا کھڑا ہوا اور تیوری چڑھا کر بولا،

"اوہ ہیلو! میں تمہیں کہاں سے ڈرائیور لگتا ہوں؟"

میرت ایک دم رکی، "جی؟"

"ہاں، تمہیں کیا لگا، میں یہاں تمہاری گاڑی چلانے آیا ہوں؟" وہ دونوں ہاتھ جیب میں ڈال کر لاپرواہی سے مسکرایا۔

"تو پھر یہ تختی کس لیے ہے؟" میرت نے الجھ کر سوال کیا۔

"بس... ایسے ہی ایک شوق تھا، لندن ایئرپورٹ پر کھڑے ہونے کا کوئی بہانہ چاہیے تھا!" وہ شرارت سے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا؟" میرت نے آنکھیں تنگ کیں، "مطلب تم میرا انتظار نہیں کر رہے تھے؟"

"نہیں، کر تو رہا تھا، مگر میں ڈرائیور نہیں ہوں!"، اتنا اچھا سلیقہ اور اسٹائل ہوتا ہے کیا ڈرائیوروں میں؟" اور ویسے بھی اگر میں ڈرائیور ہوتا تو لندن کی آدھی لڑکیاں میرے ساتھ سفر کرنے کے بہانے ڈھونڈتی۔۔ اس نے شانے اُچکاتے ہوئے کہا۔۔

"تو، تمہیں اپنے اوپر بہت یقین ہے؟" میرت نے بازو باندھ کر طنزیہ انداز میں کہا۔

"یقین نہیں، حقیقت ہے! یہ جو قد، یہ جو شخصیت، یہ جو اسٹائل... ایسے لوگ تو خود اپنے لیے ڈرائیور رکھتے ہیں!" وہ ہلکا سا قہقہہ لگا کر بولا۔

"واہ! اور کچھ؟ یا میں تمہارے لیے کوئی ایوارڈ بنوا دوں؟" میرت نے بے نیازی سے کہا۔

"ایوارڈ کی ضرورت نہیں، بس یہ اعتراف کافی ہے کہ تمہیں پہلی نظر میں ہی لگا میں کچھ خاص ہوں!" وہ آنکھ مار کر بولا۔

"اوہ پلیز! خاص تو صرف تمہارے دماغ کی غلط فہمی ہے!" میرت نے تیکھے انداز میں جواب دیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ہنسا، جیسے اس کی باتیں مزہ دے رہی ہوں۔ "ویسے، تم کافی دلچسپ ہو! مگر افسوس، تمہاری آنکھیں پہچاننے میں کمزور ہیں!"

واقعی؟ اور میں نے کون سا پہاڑ غلط پہچان لیا؟" میرت نے زچ ہو کر کہا۔

اس نے ہنسی دبانے کی ناکام کوشش کی، پھر سر ہلا کر طنزیہ لہجے میں بولا،

"چلو،اب ڈرائیور ہی سمجھ لیا ہے، تو مجھے بتادو، تمہیں ہوسٹل تک چھوڑنا ہے یا پورا لندن گھمانا ہے؟"

"ہاں،ویسے بھی تم نے تسلیم کر لیا کہ تم میرے ڈرائیور ہو!" میرت نے معصومیت سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا، جیسے اپنی زندگی میں پہلی بار کسی نے اسے ایسا جواب دیا"

میں تم۔۔ابھی وہ کچھ بولتا کے میرت نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

دیکھو، مجھے تمہیں سنبھالنے کا کوئی شوق نہیں، نہ میں تمہیں جانتی ہوں!" میرت نے صاف اور دو ٹوک لہجے میں کہا۔ "مجھے لگا کہ یہاں میرا ڈرائیور آئے گا، مگر تم نے اب وضاحت دے دی کہ تم ڈرائیور نہیں ہو، تو بات ختم!"

اچھا؟" اس نے ہلکی سی طنزیہ ہنسی لی، پھر ایک لمحے کے لیے چپ ہو گیا۔"

تو مطلب یہ کہ اگر میں تمہارا ڈرائیور نہیں ہوں، تو تم مجھے جانتی ہی نہیں؟" اس نے آہستہ سے کہا، مگر چہرے پر واضح چیلنج تھا۔

ہاں! بالکل!" میرت نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ "جو لوگ غیر ضروری طور پر اپنی تعریفوں میں ڈوبے ہوں، انہیں پہچاننے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

اس نے اپنی مٹھیاں بھینچیں، دانت پیسے، اور پھر بہت تحمل سے کہا،

"ملکہِ حجاب، آپ کے محترم ماموں، یعنی میرے قابِل احترام انکل مراد علی شاہ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ کو آپ کے ہوسٹل تک چھوڑوں۔ اب اگر آپ کی شان میں یہ گستاخی نہ ہو، تو برائے مہربانی ہماری حقیر سی گاڑی میں بیٹھنے کی زحمت کریں!"

"اوہ! تو اب تم منت کر رہے ہو؟" میرت نے مصنوعی حیرانی سے کہا۔ "یا یہ لندن کے انداز میں زبردستی کا نیا طریقہ ہے؟"

اس نے ایک گہری سانس لی، جیسے صبر کا آخری دھاگہ پکڑ رکھا ہو۔

"دیکھو، میں تمہیں زبردستی نہیں بٹھا رہا، بس مراد انکل سے وعدہ کیا ہے، اور میں وعدے توڑنے والوں میں سے نہیں!"

"ہاں، مگر تم غصہ ضرور زیادہ دکھاتے ہو!" میرت نے لاپرواہی سے کہا، جیسے ابھی کسی بات کا اثر ہی نہ ہوا ہو۔

اس نے اسے سخت نظروں سے دیکھا، پھر ہاتھ سینے پر باندھ کر بولا، "تو اب بیٹھنے کا ارادہ ہے یا یہاں ہی پورا لندن دیکھنے کا پلان ہے؟"

"ارادہ تو تھا کسی تمیزدار بندے کے ساتھ جانے کا، مگر خیر، جو میسر ہو، اسی پر گزارا کرنا پڑے گا!" میرت نے طنزیہ انداز میں کہا اور آہستہ آہستہ گاڑی کی طرف بڑھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مگر جیسے ہی وہ گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی، اچانک رکی، پھر مڑی اور سوالیہ نظروں سے اس کو دیکھا۔

"ویسے، تم مراد ماموں کے کیا لگتے ہو؟"

اس نے دونوں ہاتھ جیب میں ڈالے اور سرخ اینٹوں والے فٹ پاتھ پر اپنی جوتی مار کر بولا،

"چلو، آخر کار تمہیں مجھ میں دلچسپی ہونے لگی!"

"ہاہ! خواب دیکھنا بند کرو!" میرت نے فوراً جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں ان کا جو بھی لگتا ہوں مگر۔۔۔اس نے ایک لمحہ روکا، جیسے کوئی بڑی بات کرنے لگا ہو، "تم وہ کام ہو، جو مجھے زبردستی سونپ دیا گیا ہے!"

"اوہ، تو مطلب اب تم زبردستی کا احسان چڑھانے آئے ہو؟" میرت نے معصوم بن کر کہا۔

"نہیں، میں تو بس تمہیں تمہاری قسمت کے حوالے کرنے آیا ہوں!" اس نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا، اور گاڑی کا دروازہ کھولا۔

"تو پھر قسمت ہی دیکھتے ہیں کہ یہ سفر کیسا رہے گا!" میرت نے سر جھٹکا اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔

اس نے گاڑی اسٹارٹ کی، اور جیسے ہی اس نے ایکسلریٹر دبایا، میرت نے چپکے سے کھڑکی سے باہر دیکھنا شروع کر دیا۔ لندن کی روشنیاں، اونچی عمارتیں، اور اجنبی راستے... یہ سب خواب جیسا تھا، مگر ساتھ میں بیٹھا شخص اس خواب میں ایک کڑوا سچ تھا!

گاڑی میں کچھ لمحے خاموشی رہی، مگر اس کے لیے زیادہ دیر چپ رہنا کسی سزا سے کم نہیں تھا۔ وہ کن اکھیوں سے میرت کو دیکھ رہا تھا، جو مکمل سنجیدگی سے باہر کے نظارے میں گم تھی، جیسے وہ اس کی موجودگی کو مکمل نظرانداز کر رہی ہو۔

"تو، محترمہ ملکہِ حجاب، کیا میں جان سکتا ہوں کہ آخر آپ کون ہیں؟" اس نے ایک جان بوجھ کر لاپرواہی سے سوال کیا، جیسے واقعی دلچسپی نہ ہو، مگر جاننے کی خواہش ہو۔

میرت نے اس کی طرف ایک نظر ڈالی، پھر سیدھا بیٹھتے ہوئے بولی،

"نہیں!"

اس نے چونک کر اسے دیکھا، "بس؟ کوئی وضاحت نہیں؟"

"نہیں!" میرت نے دوبارہ مختصر جواب دیا، اور کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی۔

اس نے ایک پل کے لیے حیرانی سے اسے دیکھا، پھر ہلکا سا مسکرایا، "اوہ! تو تم ان لوگوں میں سے ہو جو جتنا کم بولیں، اتنا زیادہ خطرناک محسوس ہوں؟"

Clubb of Quality Content

"میں ان لوگوں میں سے ہوں جو فضول سوالات کے جوابات دینا پسند نہیں کرتے!"

میرت نے لاپروائی سے کہا۔

اس نے قہقہہ لگایا،"دلچسپ! پہلی بار کسی نے مجھ سے اتنی بے رخی دکھائی ہے...اور حیرت کی بات یہ ہے کہ مجھے برا بھی نہیں لگ رہا!"

اس نے ایک ادا سے ہاتھ آگے بڑھایا، لبوں پر وہی ہلکی سی، مغرور مسکراہٹ، اور لہجے میں بے نیازی

well!!میں اسفندیار خان!

میرت نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی، پھر اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کرتے ہوئے، آنکھیں تنگ کر کے اسے غور سے دیکھا۔

Clubb of Quality Content

"اچھا؟ تو کیا تمہارے نام کا لندن میں کوئی میوزیم بنوا دوں؟"

اسفند کا چہرہ ایک پل کے لیے سپاٹ ہوا، مگر اگلے ہی لمحے اس کی ہنسی بلند ہوئی۔ وہ ایک ہاتھ جیب میں ڈال کر اور ایک ہاتھ اسٹیئرنگ پر جما کر، سر جھکا کر ہنس دیا، جیسے واقعی مزہ آیا ہو۔

"ہاہاہا! نائس! مگر میوزیم تو تب بنتے ہیں جب کوئی کہانی مکمل ہو... اور میری کہانی تو ابھی شروع ہوئی ہے!"

میرت نے ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ دی، "ہاں، بس دیکھو، کہیں جلدی ختم نہ ہو جائے!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسفند نے ایک نظر اسے دیکھا، نظریں چمکیں، مگر لہجہ پہلے سے زیادہ پر اعتماد تھا،

"کہانیاں وہی مکمل ہوتی ہیں جن کے اختتام کا وقت آچکا ہو، اور میں... ابھی تو کہانی میں داخل ہوا ہوں!"

گاڑی نے ایک موڑ کاٹا، اور اسفند نے اچانک سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے کہا،

"ویسے، لندن میں یہ حجاب 'اور عبایا؟ میں حیران ہوں!"

میرت نے اب کی بار اس کی طرف پوری طرح رخ کر کے دیکھا۔

"کیا مطلب؟"اس کی نظریں اسفند کی آنکھوں میں گڑی ہوئی تھیں، جیسے وہ اس کے سوال کے پیچھے چھپی نیت کو پرکھ رہی ہو۔

"مطلب، یہ کہ لندن ایک آزاد ملک ہے، یہاں لوگ جو چاہیں پہن سکتے ہیں، بغیر کسی پابندی کے... تو تم نے یہ سب کرنے کا فیصلہ کیوں کیا؟"اس نے ایک ہاتھ سے اسٹیر نگ سنبھالتے ہوئے دوسرے ہاتھ کو ہوا میں ہلایا۔

"کیونکہ آزادی کا مطلب اپنی پہچان چھوڑنا نہیں، بلکہ اپنی پہچان کو مضبوطی سے تھامنا ہوتا ہے!"میرت نے ٹھہرے ہوئے مگر مضبوط لہجے میں کہا۔

اسفند کی نظریں ایک پل کے لیے اس پر جم گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گاڑی چل رہی تھی، لندن کی روشنیاں چمک رہی تھیں، مگر اس لمحے، جیسے اسفندیار خان کے پاس کوئی الفاظ نہیں تھے۔

وہ جو ہمیشہ باتوں میں کسی کو چپ کرانے کا فن جانتا تھا، آج پہلی بار دو سیکنڈ کے لیے خاموش ہو گیا۔

"اچھا جواب!" اس نے بالآخر کہا، ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ، اور پھر جیسے خود کو سنبھالتے ہوئے دوبارہ اپنی لاپرواہ شخصیت میں واپس آ گیا۔

"مگر تم جانتی ہو نہ کہ لندن میں زیادہ دیر تک اس نظریے کے ساتھ زندہ رہنا مشکل ہو گا؟" اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔

میرت نے ہلکا سا سر جھکایا اور پھر سیدھی نظروں سے اسے دیکھ کر بولی،

"اور تم جانتے ہو کہ سچائی ہمیشہ مشکل راستے پر چلتی ہے، مگر کبھی ہارتی نہیں!"

اسفند نے ایک پل کے لیے سانس روکی، پھر قہقہہ لگایا، "اوہ واہ! تم تو پوری ایک موٹیویشنل اسپیکر نکلی!"

"اور تم پوری ایک غلط فہمی!" میرت نے جتاتے ہوئے کہا۔

"غلط فہمی؟" اسفند نے ہنستے ہوئے سر جھکایا، پھر اس نے ایک نظر میرت کو دیکھا،

"میری سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ میں کبھی غلط نہیں ہوتا!"

"بس تب تک، جب تک تمہاری حقیقت کسی کے سامنے نہ آئے!" میرت نے ہلکے طنز سے جواب دیا۔

اسفند نے ایک جھٹکے سے بریک دبائی، گاڑی اگلے سگنل پر رک چکی تھی۔ وہ اب پوری طرح اس کی طرف مڑا اور آنکھوں میں شرارت لیے بولا،

"واہ! پہلی بار کوئی میرے ہی انداز میں مجھے جواب دے رہا ہے... اچھا لگا!"

"مجھے خوشی ہے کہ میں نے تمہیں زندگی میں پہلی بار کچھ اچھا محسوس کرایا!" میرت نے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

سگنل سبز ہوا، اور گاڑی دوبارہ چلنے لگی۔

Clubb of Quality Content

"ویسے، تم اتنی بحث کیوں کرتی ہو؟ کوئی ہار ماننے کی عادت نہیں؟" اسفند نے دلچسپی سے پوچھا۔

"ہار ماننے کے لیے پہلے کسی کو جیتنا پڑتا ہے!" اس نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

اسفند نے قہقہہ لگایا، مگر پھر اچانک ایک پل کے لیے سنجیدہ ہو گیا، "دلچسپ... مگر یہ دنیا تمہارے لیے اتنی آسان نہیں ہوگی، ملکہ صاحبہ! زیادہ دیر نہیں گزرے گی جب تم خود کو اس قید سے آزاد کرنے کی خواہش کرو گی!"

میرت نے سر جھٹک کر ایک گہری سانس لی، "آزادی کا مطلب اپنی پہچان بیچ دینا نہیں ہوتا، اصل غلامی وہ ہوتی ہے جب تم دنیا کے ڈر سے اپنی حقیقت چھوڑ دو۔"

"اور اگر دنیا تمہاری حقیقت کو چیلنج کرے؟ اگر تمہیں مجبور کیا جائے کہ بدل جاؤ؟"

میرت کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی، "کبھی سورج کو مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ مشرق کے بجائے مغرب سے نکلے؟"

اسفند نے ایک پل کے لیے سانس روکی، جیسے پہلی بار کسی نے اس کا سامنا اسی کے انداز میں کیا ہو۔

"بہت زیادہ یقین ہے خود پر، ہے نا؟"

"ہاں، کیونکہ میرا یقین میرے رب پر ہے!"

Clubb of Quality Content

اسفند نے ہلکے سے سر جھکایا، پھر ایک شریر مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "ٹھیک ہے، دیکھتے ہیں، ملکۂ حجاب کب تک اپنی سلطنت بچا پاتی ہے!"

میرت نے فوراً اس کی طرف دیکھا، اور پہلی بار اس کی آنکھوں میں چمک کے بجائے ایک سختی تھی۔

آئندہ مجھے اس نام سے مت بلانا۔ اس کا لہجہ سپاٹ تھا، مگر وزن لیے ہوئے تھا۔

وہ ذرا آگے جھکا، جیسے کوئی راز کی بات کرنی ہو، اور ہلکی آواز میں بولا، "ملکہ حجاب کہا ہے؟ اپنے دل کی ملکہ بننے کو تھوڑی کہا ہے۔۔

نوولز کلب
Clubb of Quality Content

میرت نے سخت نظروں سے اسے گھورا، لب بھینچے اور رخ موڑ لیا۔ اس کے گالوں پر ہلکی سی سرخی نمودار ہوئی، جو اسفند کی باریک نظریں فوراً پکڑ چکی تھیں۔

ہنہ تمہارے خواب میں بھی۔۔۔۔۔۔۔

Not interested!!

اس نے ناک چڑاتے ہوئے کہا۔۔

"اچھا اچھا، ریلیکس! مذاق تھا..." وہ مسکراتے ہوئے بولا، پھر شرارت سے دوبارہ دہرایا، "ملکہ حجاب!"

میرت نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا، جیسے واقعی سوچ رہی ہو کہ اس کی زبان کھینچ لے۔ مگر اسفند کو تو جیسے اسے چڑانے میں مزہ آرہا تھا۔

"حد ہوتی ہے بدتمیزی کی!" وہ غصے میں بڑبڑائی۔

اسفند نے قہقہہ لگایا، اور ہلکے سے سر جھٹک کر بولا، "اور حد ہوتی ہے اتنی غضبناک لگنے کی بھی۔۔۔ لیکن، خیر! میں تو اپنی قسمت کا بادشاہ ہوں، کسی کی سلطنت پر نظر نہیں ڈالنی چاہیے، ہے نا؟"

میرت نے آنکھیں تنگ کیں، اور سنجیدگی سے بولی، "جو شخص اپنی حقیقت چھپاتا ہو، اسے کسی کی سلطنت پر نظر ڈالنے کی ضرورت بھی نہیں، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہاں اس کی کوئی جگہ نہیں!"

اسفند نے حیران ہو کر اسے دیکھا، پھر ہلکی سی سیٹی بجائی، "امپریسو! لگتا ہے لندن میں وقت بہت انٹرسٹنگ گزرنے والا ہے!"

"تمہارے لیے؟ یا میرے لیے؟" میرت نے فوراً پوچھا۔

"دونوں کے لیے!" اسفند نے ایک نظر اس پر ڈالتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

میرت نے سختی سے لب بھینچ لیے، پھر سیدھی کھڑکی کی طرف منہ کر لیا، "اب اگر ایک لفظ بھی فضول بولا تو میں یہ دروازہ کھول کر خود نیچے کود جاؤں گی!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسفند نے ہلکا سا قہقہہ لگایا، "ڈرائیور کے ساتھ یہ زیادتی؟ خیر، جو کرنا ہے کر لو، مگر یاد رکھنا، لندن میں پیدل گھومنا آسان نہیں!"

میرت نے سر جھٹک کر کھڑکی سے باہر دیکھنا شروع کر دیا۔۔

گاڑی خاموشی سے سڑک پر آگے بڑھ رہی تھی۔ باہر شہر کی روشنیاں جگمگا رہی تھیں، اور ان کے عکس کھڑکی کے شیشے پر بکھرے ہوئے تھے۔ میرت کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی، اس کے چہرے پر پڑتی ہلکی سنہری روشنی اسے ایک الگ ہی روپ دے رہی تھی—ایک ایسا سکون جسے بیان کرنا مشکل تھا، ایک ایسی پاکیزگی جس پر کوئی داغ نہ تھا۔

اسفند کی نظریں لاشعوری طور پر اس کے چہرے پر جا ٹھہریں۔ کوئی میک اپ نہیں، کوئی دکھاوا نہیں—مگر پھر بھی، اس کا چہرہ یوں چمک رہا تھا جیسے روشنی نے خود کو اس پر بکھیرنے کے لیے کوئی اور جگہ نہ پائی ہو۔ اس کی آنکھیں... سیاہ، گہری، اور اتنی خاموش جیسے کسی پوشیدہ راز کی چابی رکھتی ہوں۔

ایک لمحے کے لیے، اسفند کو عجیب سا احساس ہوا۔ جیسے وقت رک گیا ہو، جیسے وہ کسی اور ہی دنیا میں ہو، جہاں صرف وہ اور یہ خاموشی موجود ہو۔

"کسی کی موجودگی اتنا سکون کیسے دے سکتی ہے، کوئی اتنی جلدی دل کو کیسے لگ سکتا ہے" یہ الفاظ اس کے لبوں سے بے اختیار نکلے، اتنے مدھم کہ شاید وہ خود بھی نہ سن پایا ہو۔

اگلے ہی پل، اسفند نے خود کو جھٹکا دیا۔ یہ کیا تھا؟ وہ کب سے اس طرح کسی کو دیکھنے لگا تھا؟ وہ، اسفندیار خان، جو ہمیشہ لاپرواہ رہتا تھا، جسے کسی کی گہری آنکھوں یا بے داغ چہرے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا — کتنی لڑکیاں اس کی ایک نظر کو ترستی تھیں ۔وہ کیسے کسی کو ایک دفعہ دیکھ کے ہی اس سے ایمپریس ہو سکتا ہے۔ آج کیوں یوں محسوس ہو رہا تھا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے فوراً رخ موڑ لیا، جیسے کسی انجان جذبے کو کچلنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس کی انگلیاں اسٹیئرنگ پر سخت ہوئیں، اور اس نے ایک گہرا سانس لیا۔ اور نظریں سڑک پر مرکوز کر لیں۔

"کیا ہوا؟" میرت نے اچانک اس کی طرف دیکھا، اسفند نے محسوس کیا کہ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی، جیسے اس کے چہرے پر لکھی ہوئی الجھن پڑھنے کی کوشش کر رہی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کچھ نہیں، بس... سگنل دیکھ رہا تھا۔" اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے اور گاڑی کی رفتار تھوڑی بڑھا دی، جیسے خود کو نارمل ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

لیکن اندر کہیں، کوئی سوال ابھی بھی باقی تھا—وہ کیا تھا، جو پل بھر کے لیے اسفندیار خان کو اس کا اپنا نہیں رہنے دیا تھا؟

لندن کی رات میں روشنیوں کا سیلاب تھا، مگر دراب عالم کے کمرے میں اندھیروں کا راج تھا۔ دیوار کے ساتھ بنی شیشے کی کھڑکی سے وہ شہر کی چمکتی سڑکوں کو دیکھ رہا تھا، مگر اس کی نظریں کہیں اور تھیں—کسی پر، جو ابھی تک خود کو عام سمجھ رہی تھی۔ اس کے سامنے کھڑا آدمی جھکی گردن کے ساتھ، دھیمی آواز میں رپورٹ دے رہا تھا۔

"وہ یہاں پہنچ چکی ہے... بالکل ہمارے اندازے کے مطابق۔"

دراب نے نظریں اٹھائیں، اور آنکھوں میں ایک خطرناک چمک ابھری۔ "تفصیل بتاؤ۔"

آدمی نے جلدی سے فائل کھولی، "اسے لینے کوئی خاص شخص آیا تھا، مگر وہ سیدھا ہوٹل یا کسی پرائیویٹ مقام پر جانے کے بجائے یونیورسٹی کے ہوسٹل کے لیے نکل گئی ہے۔ ابھی تک کسی اور سے کوئی رابطہ نہیں کیا، مگر..." وہ لمحہ بھر کو رکا۔

"مگر کیا؟" دراب کی آواز میں سرد مہری تھی۔

"کسی نے اس کی سیکیورٹی کا بھی بندوبست کر رکھا ہے۔ بہت محتاط ہے... کوئی عام لڑکی نہیں لگتی۔"

دراب عالم ہلکا سا ہنسا، ایک ایسا قہقہہ جس میں خطرہ لپٹا ہوا تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے سگار جلانے لگا، پھر دھوئیں کے حلقے بناتے ہوئے سرد لہجے میں بولا،

"عام؟ وہ عام ہوتی تو کیا میں اس کے پیچھے ہوتا؟"

آدمی نے سر جھکایا، جیسے اس کے الفاظ کی گہرائی کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

دراب نے ٹیبل پر رکھی شطرنج کی بساط پر نظر ڈالی، انگلیاں ایک سفید مہروں پر پھیرتے ہوئے ہلکی آواز میں بولا، "میرت ابراہیم... میری شطرنج کی ملکہ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر وہ نظریں اٹھا کر آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا،"اور تم جانتے ہو ناں، شطرنج میں ملکہ کو زیادہ دیر تک زندہ نہیں رکھا جاتا... اسے جلد یا بدیر قربان کرنا ہی پڑتا ہے!"

آدمی کی گردن میں پسینہ ابھر آیا۔ دراب کی آنکھوں میں سفاکی چمک رہی تھی، جیسے وہ کھیل کے آخری موڑ تک پہنچنے کے لیے بے چین ہو۔

"اس پر نظر رکھو، ہر لمحے، ہر سانس پر! وہ سوچ رہی ہو گی کہ یہ سب اتفاق ہے، مگر نہیں... یہ میرے کھیل کی ایک اور چال ہے۔ اور مجھے یقین ہے، وہ بہت جلد اس کھیل کا حصہ بننے پر مجبور ہو جائے گی!"

۔اور ہاں... اس کے لیے آنے والے شخص کی مکمل تفصیلات چاہیے۔ مجھے جاننا ہے کہ وہ کون ہے جو میرے کھیل میں مداخلت کر رہا ہے۔"

آدمی نے فوراً سر ہلایا، "جی سر!" اور خاموشی سے کمرے سے نکل گیا۔

دراب عالم کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر مسکرایا، "تو... کھیل شروع ہو چکا ہے میرت ابرہیم، سنا ہے بہت مضبوط ہو تم اب دیکھتے ہیں کب تک یہ مضبوطی قائم رہتی ہے۔۔ اور پھر فضا میں اس کا قہقہہ بلند ہوا۔ ایک بے رحم قہقہہ۔۔۔

گاڑی ہوسٹل کے سامنے آ کر رکی، مگر اندر موجود دو لوگ جیسے کسی خاموش جنگ میں الجھے ہوئے تھے۔ سفر طویل نہیں تھا، مگر الفاظ کی تکرار نے وقت کو بے حد قیمتی بنا دیا تھا۔

"اچھا تو، منزل آ گئی!" اسفند نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے لاپرواہی سے کہا۔

میرت نے ایک آخری نظر لندن کی چمکتی روشنیوں پر ڈالی، پھر گاڑی سے نکلنے کے لیے دروازہ کھولا، مگر رک کر ایک پل کے لیے اسفند کو دیکھا، "مجھے امید ہے کہ ہم دوبارہ کبھی نہیں ملیں گے!"

اسفند نے سن گلاسز اتار کر آنکھیں سکیڑیں، جیسے واقعی یہ بات سن کر کچھ لمحے کے لیے حیران ہوا ہو، پھر مسکرا کر بولا، "اوہ! یہ لندن ہے، چھوٹا سا شہر، قسمت کی بہت سی چالیں ہوتی ہیں، کبھی کبھار انجان راستے دوبارہ ٹکرا جاتے ہیں!"

"ہاں، مگر میں اپنی قسمت خود لکھنا پسند کرتی ہوں!" میرت نے نرمی مگر مضبوط لہجے میں جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دلچسپ! مگر قسمت ہمیشہ تمہیں وہ نہیں دیتی جو تم چاہتے ہو، بلکہ وہ دیتی ہے جو تمہارے لیے طے کیا گیا ہو!" اسفند نے دروازہ کھول کر اشارہ کیا،

"ویسے، اگر کبھی مدد کی ضرورت ہو، تو... مجھ سے رابطہ مت کرنا!"

"ہاہ! فکر مت کرو، میں اپنی مدد خود کر سکتی ہوں!" میرت نے مسکراتے ہوئے کہا اور گاڑی سے اتر گئی۔

اسفند نے ایک لمحے کو اسے جاتے ہوئے دیکھا، پھر دھیرے سے مسکرایا، جیسے وہ جانتا ہو کہ کہانی یہاں ختم نہیں ہو رہی، بلکہ یہ تو ابھی شروعات ہے!

"ملکہِ حجاب... مجھے لگتا ہے تم ابھی میری کہانی میں بہت کچھ لکھنے والی ہو!" اس نے آہستہ سے خود سے کہا اور گاڑی کا دروازہ بند کر دیا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اندر داخل ہوتے ہی استقبالیہ پر موجود ایک خاتون نے خوش اخلاقی سے اس کا استقبال کیا۔

"ویلکم ڈیئر، آپ کا نام؟"

"میرت... میرت ابراہیم۔"

خاتون نے رجسٹر پر ایک نظر ڈالی اور مسکرا کر بولیں:

"اوہ، آپ کا روم 207 ہے، یہ رہی چابی۔ آپ کی روم میٹ اندر ہی ہوگی۔ اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو ہمیں بتائیے گا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہوسٹل کے لمبے اور خاموش راہداریوں سے گزرتے ہوئے میرت کو ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا جب وہ اپنے گھر، اپنی ماں اور لاہور کے محفوظ حصار سے باہر نکلی تھی۔ چابی گھماتے ہوئے اس نے کمرے کا دروازہ کھولا، اور اندر قدم رکھتے ہی ایک تیز آواز نے اسے چونکا دیا۔

“Oh my God!!

دروازہ کھولنے سے پہلے کم از کم ناک تو کر لیتی!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرت نے چونک کر دیکھا۔ سامنے ایک لڑکی کھڑی تھی، جس کی نظریں سر سے پاؤں تک اس کا جائزہ لے رہی تھیں۔ لمبے سنہری بال، گہرے نیلی آنکھیں اور چہرے پر انتہائی مغرور تاثرات—یہ یقیناً کوئی عام لڑکی نہیں تھی۔

"اوہ، سوری... میں میرت ابراہیم۔" میرت نے نرمی سے کہا۔

“I know!!

تم ہی میری نئی روم میٹ ہو،نا؟"وہ ناگواری سے بولی۔

"جی۔اور آپ؟"

"میں کیرولین ریوراس،اور ایک بات صاف سن لو،میں کسی قسم کا ڈرامہ برداشت نہیں کرتی!"وہ ناک چڑھا کر بولی اور اپنے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میرت نے آنکھیں چھوٹی کرکے اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کی۔

"ڈرامہ؟کس قسم کا ڈرامہ؟"

""اوہ پلیز،نیا بندہ آتے ہی زیادہ دوستانہ نہ بنے،مجھے یہ سب پسند نہیں!" کیرولین نے لاپرواہی سے کہا،جیسے میرت کی موجودگی اس کے لیے کوئی خاص اہمیت نہ رکھتی ہو۔

"میں تو بس بات کر رہی تھی۔" میرت نے شانے اُچکائے اور اپنا سامان ایک طرف رکھتے ہوئے بولی۔

“Good!

بس میرے اصول یاد رکھو،میری چیزوں کو ہاتھ مت لگانا،زیادہ باتیں مت کرنا،اور مجھے صبح جلدی مت جگانا!"

"یہ تو بہت لمبی لسٹ ہے..." میرت نے ہلکا سا طنز کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

“And one more thing,

مجھے ایسے لوگ سخت ناپسند ہیں جو اوورلی ایموشنل ہوتے ہیں، میں یہاں کوئی دوست بنانے نہیں آئی، تو پلیز زیادہ کوشش نہ کرنا!" کیرولین نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا

میرت جواب تک خاموشی سے سب سن رہی تھی، اب اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہونے لگا۔ وہ دھیرے سے مسکرائی، اپنے دوپٹے کو درست کیا اور آگے بڑھ کر بیگ میز پر رکھتے ہوئے بولی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"سنو، کیرولین! تمہارے اصولوں کی فہرست لمبی ہو سکتی ہے، لیکن میں اصولوں پر چلنے کے لیے نہیں بنی۔ نہ میں تمہاری چیزوں کو ہاتھ لگانے کا ارادہ رکھتی ہوں، نہ ہی تمہاری فضول باتوں کا اثر لینے کا وقت ہے میرے پاس۔"

کیرولین، جو شاید پہلی بار کسی سے ایسا جواب سن رہی تھی، ہونٹ بھینچ کر میرت کو دیکھنے لگی۔

"اور جہاں تک اوورلی ایموشنل ہونے کی بات ہے، تو ہاں، میں ایک جذباتی انسان ہوں۔

مگر میرے جذبات میری کمزوری نہیں، میری طاقت ہیں۔" میرت نے آنکھوں میں عزم کے ساتھ کہا۔

کیرولین نے طنزیہ ہنسی ہنسی:

“Wow!

ایک اور ڈرامہ کوئین!"

"ڈرامہ کرنا میرا شوق نہیں، مگر اگر کوئی حد سے بڑھے گا تو اسے اس کا سین ضرور یاد دلادوں گی!" میرت نے کرسی کھینچ کر سکون سے بیٹھتے ہوئے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

کیرولین نے ایک لمحے کے لیے حیرت سے اسے دیکھا، پھر ناک چڑھائی اور سر جھٹک کر دوبارہ اپنے فون میں مصروف ہو گئی۔

"جو بھی ہو، بس مجھے ڈسٹرب مت کرنا!" وہ سرگوشی میں بڑبڑائی۔

میرت نے ایک نظر اس پر ڈالی اور پھر کھڑکی کے پاس جا کر چمکتی روشنیوں کو دیکھنے لگی۔ دل میں سوچنے لگی۔۔

"یہ کیسا سفر ہے؟ پہلے ایئرپورٹ پر وہ عجیب شخص، پھر وہ خود پسند انسان، اور اب ہوسٹل میں ایک نک چڑھی روم میٹ... ایسا لگ رہا ہے جیسے میں کسی عام سفر پر نہیں، بلکہ کسی ان دیکھی آزمائش کے راستے پر چل نکلی ہوں۔"

"واہ، پہلا دن اور پہلا امتحان..." اس نے دل میں سوچا۔

یہ زندگی واقعی آسان نہیں ہونے والی تھی، خاص کر اس نک چڑھی روم میٹ کے ساتھ!

اس نے مڑ کر کیرولین کو دیکھا جو اب اپنے موبائل میں مصروف تھی۔

میرت نے گہرا سانس لیا اور اپنے بیگ کی زِپ کھولی۔

یہ کمرہ بھلے ہی نیا تھا، مگر وہ اسے اپنا بنانے کے لیے تیار تھی۔ وہ سب سے پہلے اپنی کتابیں نکال کر میز پر رکھتی ہے، ترتیب سے، جیسے ہر چیز کو اپنی جگہ پر ہونا چاہیے۔

پھر وہ اپنا چھوٹا سا سجاوٹ والا قرآن پاک نکالتی ہے اور احتیاط سے اسے بیڈ کے قریب رکھی چھوٹی شیلف پر رکھ دیتی ہے۔

جیسے ہی اس کے ہاتھ اپنی ماں کی دی ہوئی دوپٹوں کی مخصوص خوشبو والے پیکٹ پر جاتے ہیں، ایک پل کے لیے وہ رک جاتی ہے۔

لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آتی ہے، مگر آنکھوں میں ہلکی سی نمی بھی چمک اٹھتی ہے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"ماں کی دی ہوئی چیزوں کی خوشبو بھی جیسے سکون دیتی ہے..."وہ آہستہ سے خود سے کہتی ہے اور پھر اپنا کمفرٹر نکال کر بیڈ پر بچھا دیتی ہے، جو کہ لاہور کی یادوں سے جُڑا ہوا تھا۔

جیسے ہی وہ اپنا آخری بیگ کھولتی ہے، کیرولین پلنگ پر لیٹے لیٹے نظر گھما کر اسے دیکھتی ہے اور طنزیہ کہتی ہے:

"Wow,!!

تم تو بہت محنتی ہو، مجھے تو آتے ہی آرام چاہیے ہوتا!"

میرت ایک نظر اس پر ڈالتی ہے اور مسکرا کر کہتی ہے:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

" محنتی نہیں، بس منظم! اور میں آرام بعد میں کر لوں گی، پہلے اپنی دنیا ترتیب دینا ضروری ہے۔"

یہ کہہ کر وہ اپنے آخری کپڑوں کو وارڈروب میں ٹانگ دیتی ہے اور ایک تسلی بخش نظر اپنے سیٹ کیے گئے سامان پر ڈالتی ہے۔

"اب یہ جگہ تھوڑی اپنی لگنے لگی ہے!" وہ دل میں سوچتی ہے اور خاموشی سے بیٹھ کر تھوڑا سکون محسوس کرتی ہے۔

لندن کی رات روشنیوں میں نہائی ہوئی تھی، مگر کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جو اندھیرے میں بھی اپنی پہچان چھوڑ جاتے ہیں۔

لندن کی کنگز روڈ پر آج پھر ہزاروں کی بھیڑ جمع تھی۔ روشنیوں سے نہایا ہوا پل، سڑکوں پر گونجتی میوزک کی تھاپ، اور انجنوں کی دھاڑ... ہر چیز میں جنون تھا۔ اسٹریٹ ریسنگ کا وہ رنگ، جو صرف خاص لوگ سمجھ سکتے تھے۔

"یہ ریس اب تک صرف ایک ہی آدمی جیتا ہے، اور وہ اسفندیار خان ہے!" اسپیکر سے گونجتی آواز نے مجمع کو مزید بے چین کر دیا تھا۔

"بہت وقت ہو گیا کسی نے اسفند کو چیلنج نہیں کیا۔" شیری نے ایک سگریٹ جلاتے ہوئے کہا۔

"شاید آج بھی کوئی نہیں کرے گا۔" کوئی بولا۔

Clubb of Quality Content

مگر اس وقت مجمع میں ایک نیا چہرہ داخل ہوا۔ اونچا قد، سیاہ لیدر کی جیکٹ، بے خوف نظریں، اور سگریٹ کی دھواں اڑاتا ہوا چہرہ... وہ اس ہجوم کے لیے اجنبی تھا، مگر اس کی موجودگی کا اثر سب پر پڑ چکا تھا۔

"کون ہے یہ؟" شیری نے حیرت سے سرگوشی کی۔

"پتہ نہیں... لیکن آج کی رات کچھ الگ ہونے والا ہے!"

"ریس کا وقت ہو گیا، سب تیار ہو جاؤ!" اسپیکر سے اعلان ہوا۔

اسفندیار خان نے اپنی بلیک یاماہا R1 کی سیٹ پر ہاتھ پھیرا اور ہیلمٹ پہنا، مگر تبھی اس کی نظر ایک اور بائیک پر پڑی۔ سیاہ رنگ، وہی جنون، وہی وحشت... اور وہی ضد جو صرف فاتحین میں ہوتی ہے۔

Clubb of Quality Content

"کون ہے یہ بندہ؟"اس نے خود سے کہا، مگر جواب دینے والا کوئی نہیں تھا۔

ریس شروع ہونے میں چند سیکنڈ باقی تھے، مگر ایک چیز واضح تھی۔

یہ آج کی رات عام نہیں تھی... اور یہ ریس عام ریس نہیں تھی!

"ریسرز... آن یور مارک!"

اسپیکر سے گونجتی ہوئی آواز نے مجمع میں سنسنی پھیلا دی۔ لندن کی کنگز روڈ، جہاں ہر ہفتے غیر قانونی اسٹریٹ ریسز ہوتی تھیں، آج کچھ زیادہ ہی بھرپور لگ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہزاروں تماشائی، چمچماتی بائیکس، اور سڑک کے دونوں کناروں پر کھڑے لوگ جو اپنے اپنے فیورٹ رائیڈر کے لیے چیخ رہے تھے۔

مگر آج کا مقابلہ خاص تھا۔

اسفندیار خان، جو ہر ریس کا ناقابلِ شکست فاتح تھا... آج پہلی بار ایک نئے چہرے کے مقابلے میں تھا۔

وہ چہرہ، جسے کوئی نہیں جانتا تھا، مگر جس کی آنکھوں میں ایسی وحشت تھی جیسے وہ کسی کھیل میں نہیں، بلکہ جنگ میں آیا ہو۔

اسفندیار نے اپنی یاماہاR1 کے ہینڈل پر گرفت مضبوط کی،بائیک کا انجن دھاڑا،اور اس کی نظریں اپنے مخالف پر جم گئیں۔

"نیا کھلاڑی؟ پہلی ہی ریس میں مجھ سے مقابلہ؟"وہ زیرِلب مسکرایا۔

مگر سامنے والا آدمی بے حس و حرکت تھا۔سیاہ جیکٹ،سیاہ دستانے،اور چمکتی ہوئی Kawasaki Ninja H2R جو آج رات کی سب سے خطرناک بائیک سمجھی جا رہی تھی۔

"ریڈی... سیٹ..."

ہجوم ایک دم خاموش ہو گیا۔

"گو!!!"

جیسے ہی سگنل دیا گیا، دونوں بائیکس بجلی کی رفتار سے جھپٹ پڑیں۔

لندن کے پل، نیون لائٹس میں نہائی ہوئی سڑکیں، اور ان کے بیچ دو سائے... ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی جنگ میں مصروف!

اسفندیار کی بائیک سڑک سے ایسے چپکی ہوئی تھی جیسے وہ ہواؤں کو مات دے رہا ہو۔ وہ ہر ریس کی طرح آج بھی فاتح بننے کے لیے نکلا تھا، مگر آج کا مدِمقابل مختلف تھا۔

وہ آدمی، جو برابر میں تھا...

وہ پیچھے نہیں ہو رہا تھا!

اسفند نے رفتار بڑھائی، ہوا کا دباؤ بڑھنے لگا، بائیک کی چیختی آواز نے مجمع کو مزید دیوانہ کر دیا۔
پیچھے باقی سب رائیڈرز جیسے ختم ہو چکے تھے، یہ جنگ صرف دو لوگوں کے درمیان رہ گئی تھی۔

ایک بادشاہ... اور ایک نیا دعویدار!

اسفند نے اپنی بائیک کو ایک تنگ موڑ پر ڈالا، ٹائروں کی گھسنے کی آواز آئی، مگر وہ سنبھل گیا۔ اس کے ہونٹوں پر ہنسی تھی، جیسے ہر دفعہ ہوتی تھی۔

"گڈ! مگر تم جیت نہیں سکتے، دوست!" اس نے خود سے کہا اور ایک جھٹکے میں آگے نکلنے کی کوشش کی۔

مگر تبھی...

دوسری بائیک نے ایک ناقابلِ یقین اسٹنٹ کیا!

وہ آدمی، جو اب تک خاموش تھا، اس نے اپنی بائیک کو ایک دم شارپ ڈرفٹ دی، پل کے نیچے سے گزرتے ہی جیسے ہی سڑک ہموار ہوئی، اس نے بائیک کو ایک جھٹکے میں دائیں گھمایا اور سیدھا آگے نکل گیا۔

اسفندیار کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

یہ کیسے ممکن تھا؟

وہ ہر ریس جیتا تھا، ہر موڑ اس کا جانا پہچانا تھا، مگر یہ شخص... یہ کوئی عام ریسر نہیں تھا!

"نام کیا ہے تمہارا؟!" اسفند نے چلّا کر پوچھا، مگر ہوا کی شور میں شاید دوسری طرف والے نے سنا ہی نہیں۔

یا شاید... جان بوجھ کر نظر انداز کر دیا۔

فنش لائن قریب آرہی تھی۔

اسفند نے آخری دفعہ پوری طاقت سے ایک اسپیڈ بوسٹ دیا، بائیک کو جھٹکے سے آگے بڑھایا، مگر...

دوسری بائیک پہلے فنش لائن پار کر چکی تھی!

...''وہ زیرِلب بولا۔No way۔۔۔۔۔

تماشائیوں میں جیسے سناٹا چھا گیا، پھر ایک دم خوشی سے شور مچ گیا۔ کسی نے اسفندیار خان کو پہلی بار ہرایا تھا۔

اسفند نے ہونٹ بھینچ لیے، ہیلمٹ اتارا اور سامنے دیکھنے لگا۔

وہ شخص... ابھی بھی کچھ نہیں بولا تھا۔

بس ایک ہلکی سی مسکراہٹ، جیسے اسے جیت کی کوئی پرواہ ہی نہ ہو۔

پھر وہ بائیک موڑ کر بھیڑ میں غائب ہو گیا۔۔

Durab Alam...''

ایک آواز بھیڑ میں گونجی، مگر اسفند کے کانوں تک نہیں پہنچی۔

کیونکہ یہ نام... ابھی اسے سننا باقی تھا۔

اسفندیار خان ابھی تک وہیں کھڑا تھا، بائیک کے ہینڈل پر انگلیاں جما کر، نظریں اس راستے پر جمائے جہاں وہ اجنبی غائب ہو چکا تھا۔ لوگوں کی بھیڑ آہستہ آہستہ چھٹ رہی تھی، مگر اس کے اندر کچھ تھا جو سکون نہیں لے رہا تھا۔

"اسفی!!"

"یار تُو ہار گیا؟!!"

شیری اور نائیل ہجوم کو چیرتے ہوئے اس کے پاس پہنچے۔ دونوں کے چہروں پر حیرت اور صدمہ واضح تھا۔

"میں اپنے کانوں پر یقین نہیں کر رہا... تُو... تُو ہار گیا؟!!" نائل نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"او بھائی یہ خواب ہے نا؟ یہ حقیقت نہیں ہو سکتی۔ میں مر گیا ہوں کیا؟ جنت میں ہوں؟ کیونکہ اسفندیار خان ہار نہیں سکتا!!" شیری نے ڈرامائی انداز میں اپنے سینے پر ہاتھ مارا۔

اسفندیار کا چہرہ غصے سے سرخ تھا، جب کہ اس کی مٹھی سختی سے بند ہو رہی تھی۔

"چُپ کر شیری... دماغ خراب مت کر میرا!" وہ دانت پیستے ہوئے بولا اور ایک زوردار ٹھوکر پاس پڑے ڈرم پر ماری، جو گھوم کر دور جا گرا۔

"لیکن بھائی تُو ہارا کیسے؟ یہ بندہ تھا کون؟" نائل نے حیرانی سے پوچھا، اسفند نے جھٹکے سے اس کی طرف دیکھا۔

"پتہ نہیں... اور جاننا بھی نہیں چاہتا!" وہ بائیک کی چابی گھماتے ہوئے بولا۔

"جھوٹ مت بول، تُو جاننا چاہتا ہے... تُو اندر ہی اندر جل رہا ہے، نہ؟"

شیری نے شرارت سے کہا، مگر اگلے ہی لمحے اسفند کی تیز نظر پڑی، اور وہ فوراً سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"میں آخری دفعہ کہہ رہا ہوں، زیادہ بکواس مت کر!!" اسفند نے انگلی اٹھا کر تنبیہ کی۔

نائل اور شیری نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

"یار، اسفی... پہلی بار کوئی تجھ سے آگے نکلا ہے، تو برداشت تو کرنا پڑے گا، نا!" نائل نے کندھے اچکائے۔

"بس کر، نائل! یہ آخری بار تھا، اگلی دفعہ وہ بندہ نظر آیا نا، تو میں اس کی وہ حالت کروں گا کہ بائیک تو دور، وہ چل بھی نہیں سکے گا!!" اسفندیار کا لہجہ تلخ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ارے ارے، غصہ کیوں ہو رہا ہے؟"شیری نے مصنوعی حیرانی سے کہا، پھر شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ بولا، "کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمارے پلے بوائے خان کو پہلی بار کسی نے زمین پر لا پھینکا ہو؟"

"شیری!!!"

اس بار اسفند نے جو گھورا، تو شری فوراً دونوں ہاتھ اٹھا کر پیچھے ہٹ گیا۔

"اوکے اوکے، میں مذاق کر رہا تھا... لیکن سچ میں، یار، ہمیں پتا تو ہونا چاہیے کہ وہ تھا کون!"

جو بھی تھا مگر اب خان کی نظروں میں ہے بچنا تو امپوسیبل ہے۔

چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ آئی، جو دھیرے دھیرے مکاری میں بدل گئی۔

نائل نے آنکھ ماری اور جان بوجھ کر ہنسی دبانے کی کوشش کی۔

"چھوڑا سفی، ایک ریس ہار گیا تو کیا ہوا؟ اگلی بار دھول چٹا دینا!"

"پر تب تک، ہمیں کچھ اور مزہ لینا چاہیے!" شری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content

اسفندیار نے غصے سے سر اٹھایا، "کیا مطلب؟"

"مطلب یہ، کہ اگلے ہفتے نیا سیزن شروع ہو رہا ہے۔" نائل نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

"نئے فریش مین، نئی انٹریز، اور سب سے بڑھ کر... ان کی یونی میں گرینڈ 'ویلکم پارٹی'!"

شری نے قہقہہ لگایا، "یا یوں کہو، اسفندیار خان کی مشہورِ زمانہ 'رگنگ سیشن'!"

اسفندیار کے چہرے پر پہلی بار ایک ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

"اچھا؟ یعنی کہ کچھ نئے شکار آئے گے؟"

"اور وہ بھی بالکل تازہ! نادان، معصوم، کچھ زیادہ ہی پر اعتماد... پھر دھیرے دھیرے پتہ چلے گا کہ یہاں اصل راج کس کا ہے!" نائل نے آنکھ دبائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ویسے اس بار کچھ خاص ہونا چاہیے!" شری نے سوچتے ہوئے کہا، "ہر سال وہی گھسے پٹے طریقے... کچھ نیا کرنا چاہیے!"

"پلان بنائیں؟" نائل نے شرارت سے پوچھا۔

اسفندیار نے ایک گہری سانس لی، بائیک کی چابی گھمائی اور ہلکا سا مسکرا کر بولا:

"پلان بنانے کی ضرورت نہیں... شکار خود میرے جال میں آئے گا!"

نائل اور شری نے جوش سے سیٹیاں بجائیں۔

"یہ ہوئی نہ بات! اب مزہ آئے گا!"

اسفندیار نے ہیلمٹ پہن کر بائیک سٹارٹ کی اور ایک نظر ان دونوں پر ڈالی۔

"دیکھتے ہیں، کون کتنا بہادر ہے!"

اس کے ساتھ ہی انجن کی گرجدار آواز گونجی اور تینوں تیز رفتاری سے اندھیرے میں غائب ہو گئے۔

نالز کلب
Clubb of Quality Content!

ہلکی پیلی روشنی میں گھرا وہ چھوٹا سا کمرہ، ایک طرف میرت کا سلیقے سے رکھا سامان،

اور دوسری طرف اس کی روم میٹ کا بکھرا ہوا بستر—جیسے یہاں دو بالکل الگ

دنیائیں بسی ہوں۔

سفر کی تھکن ہڈیوں میں اتر چکی تھی، مگر نیند جیسے آنکھوں سے روٹھ گئی تھی۔ اس کے

ذہن میں بے شمار خیالات گردش کر رہے تھے—

یہ نیا شہر، یہ نئی زندگی، اور... وہ اجنبی احساس، جیسے کوئی ان دیکھے طوفان کی چاپ سنائی

دے رہی ہو۔

"اللہ، جو بھی ہونے والا ہے، مجھے حوصلہ دے!" وہ دل میں دعا کرتی رہی، اور پھر آہستہ

آہستہ نیند نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔

Clubb of Quality Content

فجر کے وقت جیسے ہی اس کی آنکھ کھلی، کمرے میں ہلکی سی روشنی پھیل رہی تھی۔

اس نے وضو کیا، جائے نماز بچھائی، اور نماز میں گم ہو گئی

ہر آیت، ہر دعا جیسے دل کا بوجھ ہلکا کر رہی تھی۔

لیکن جیسے ہی وہ قرآن کھول کر بیٹھنے لگی، پیچھے سے کچھ تیزی سے آیا اور سیدھا اس کے کندھے پر لگا۔ وہ حیرت سے مڑی تو دیکھا، اس کی روم میٹ نے تکیہ پھینکا تھا۔

"اوہ ہیلو! یہ کوئی مسجد نہیں، مجھے نیند پوری کرنے دو!" اس کی روم میٹ چڑ کر بولی۔

میرت نے گہری سانس لی، ضبط کیا، اور نرمی سے جواب دیا، "کسی کے عقیدے کا احترام کرنا تمہیں سیکھنا چاہیے!"

"اور تمہیں دوسروں کی نیند خراب نہ کرنا!" کیرولن تیز لہجے میں بولی۔

"ہاں، میں نے تو اسپیکر پر اذان لگا دی تھی نا؟" میرت نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

کیرولن غصے سے اٹھ بیٹھی، آنکھیں سرخ تھیں، چہرے پر ناگواری نمایاں تھی۔ "سنو، میں سیدھی بات کرتی ہوں، یہ میرا روم ہے، میرے رولز پر چلے گا!"

میرت نے چہرے پر سختی لا کر کہا، "اور میں بھی سیدھی بات کرتی ہوں، اب یہ میرا بھی روم ہے، اور میں اپنا راستہ خود بناتی ہوں۔"

روم میٹ نے آنکھیں گھمائیں، "تو پھر روم بدل لو!"

"تم نے میرے دل کی بات کہہ دی!"

میرت نے ایک گہری، پُراعتماد مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا،

What ever !!!

اس نے بیزاری سے کہا اور دوبارہ لیٹ گئی۔

میرت نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ اس کے ساتھ تو بلکل نہیں رہے گی۔ ہوں

یہ شہر اس کے لیے نیا تھا، یہ راستے اجنبی، یہ لوگ بے گانے، لیکن ایک بات وہ اچھی طرح جانتی تھی—یہاں اپنی پہچان خود بنانی ہو گی، اپنی جگہ خود بنانی ہو گی

نماز پڑھنے کے بعد اس نے آہستہ سے جائے نماز لپیٹی اور کمرے کی طرف دیکھا—

سامان ابھی بھی ویسے کا ویسا بکھرا تھا۔

وہ کھڑکی کے پاس آکر کھڑی ہو گئی، باہر ہلکی روشنی پھیل رہی تھی۔ لندن کی ٹھنڈی ہوا اس کے چہرے سے ٹکرائی، مگر اس کے دل میں کہیں لاہور کی گرمی بسی تھی۔

"ابھی وہاں صبح کے سات بجے ہیں، اور لاہور میں دوپہر کے بارہ بجنے والے ہوں گے!" اس نے خود سے کہا اور جلدی سے اپنا فون اٹھالیا۔

"السلام علیکم اماں، میں خیریت سے ہوں۔ رات ٹھیک سے سوئی، یہاں موسم بہت اچھا ہے، بس آپ سب کی یاد آرہی ہے۔ آپ نے کھانا کھالیا؟ ماموں کیسے ہیں؟ مجھے جلدی جواب دیجیے گا!"

میسج بھیج کر اس نے کچھ دیر سکرین کو تکا، مگر فوراً ریپلائی آنا مشکل تھا۔ لاہور میں اس وقت ظہر کے بعد کا وقت ہوتا، اماں شاید آرام کر رہی ہوں گی

چلو تھوڑی دیر اور سو جاتی ہوں۔۔ وہ اب دوبارہ سونے کے لیٹ گئی۔۔۔

"کبھی کبھی انتظار بھی ایک امتحان ہوتا ہے، اور صبر اس کی بہترین چابی!"

۔

سورج ابھی پوری طرح نہیں نکلا تھا، مگر روشنی دھیرے دھیرے آسمان پر پھیل رہی تھی۔ لندن کی یخ بستہ ہوا کھڑکیوں کے شیشوں سے ٹکرا رہی تھی، جیسے اندر سوئے لوگوں کو جگانے کی ضد کر رہی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرت ابھی تک نیند میں ڈوبی ہوئی تھی، اس کی پلکیں بوجھل تھیں، اور ذہن کہیں خواب و حقیقت کے بیچ بھٹک رہا تھا۔

ہوسٹل کے کمرے میں مدھم سی روشنی تھی، ایک طرف ہیٹر دھیرے دھیرے گرم ہوا پھینک رہا تھا، اور کھڑکی کے پار لندن کے مصروف دن کی آہٹ سنائی دے رہی تھی—گاڑیوں کی آوازیں، پرندوں کی چہچہاہٹ، اور کہیں دور کسی کے ہنسنے کی ہلکی سی گونج۔

میرت نے کروٹ لی، آنکھیں بند کیے ہی کمبل مزید اپنے گرد لپیٹ لیا۔

مگر سکون صرف چند لمحوں کا تھا۔

"اوہ مائی گاڈ، یہ کیا ہے؟" کارولین کی چیخ نے میرت کو چونکا دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا ہوا؟" میرت نے آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا۔

کارولین نے اپنی الماری کھولی اور غصے سے ہنسی، "یہ تمہاری چادریں اور کپڑے میرے کپڑوں کے ساتھ کیوں ہیں؟"

"ارے؟ میں نے تو کچھ نہیں رکھا!" میرت حیران ہوئی۔

"ہاں، تو کیا یہ خود چل کر آئے ہیں؟" کارولین نے طنزیہ انداز میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرت نے ایک نظر اس کے بکھرے ہوئے کمرے پر ڈالی، جہاں کپڑے صوفے، بیڈ اور زمین تک پر پڑے تھے۔

"کارولین، تمہیں لگتا ہے کہ یہ سب میرا قصور ہے، جب کہ تمہارا پورا کمرہ میدانِ جنگ بنا ہوا ہے؟" میرت نے سخت لہجے میں کہا۔

کارولین نے طنزیہ ہنسی ہنسی، "تم جیسے لوگ ہمیشہ خود کو معصوم ظاہر کرتے ہیں! سچ یہ ہے کہ تم یہاں فٹ نہیں ہو سکتیں!"

"اور تمہیں لگتا ہے کہ تم جیسے لوگ دوسروں کو ڈکٹیٹ کر سکتے ہیں؟" میرت نے جواب دیا۔

کارولین نے ایک قدم قریب آ کر کہا، "تم میرے اسپیس میں مداخلت کر رہی ہو!"

Clubb of Quality Content

"اسپیس؟" میرت نے حیرانگی سے کہا، "تمہاری موجودگی پورے ہوسٹل کے لیے مداخلت ہے!"

کارولین کا چہرہ سرخ ہو گیا، "تمہیں لگتا ہے تم بہت بہادر ہو؟"

"نہیں، مگر میں کمزور بھی نہیں!" میرت نے نظریں چمکاتے ہوئے کہا۔

کارولین نے زور سے دراز بند کیا، "یہ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی!"

"اور مجھے بھی کوئی جلدی نہیں!" میرت نے اعتماد کے ساتھ جواب دیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرت کو لندن آئے ہوئے دو دن ہی ہوئے تھے، مگر یہ دن کسی امتحان سے کم نہیں تھے!

اور سب سے بڑا امتحان؟ اس کی روم میٹ — کارولین!

ایک طرف میرت کی سادگی، اصول پسندی اور صاف ستھری زندگی تھی، اور دوسری طرف کارولین کی لاپرواہی، بے ترتیبی اور بے حد آزاد خیالی!

یہ جنگ زیادہ دن نہیں چلنے والی تھی!

کارولین کے ساتھ مسلسل ہونے والی جھڑپوں، طنز اور بے ترتیبی نے میرت کو اس حد تک پہنچا دیا تھا کہ اب مزید ایک ہی کمرے میں رہنا ممکن نہیں تھا!

"بس! اب اور نہیں!" میرت نے گہری سانس لی اور ہاتھ میں اپنا بیگ پکڑ کر ہوسٹل وارڈن کے آفس کی طرف بڑھ گئی۔

"مس میرت، آپ کو کیا شکایت ہے؟" وارڈن مس جینیفر نے سنجیدہ لہجے میں کہا، جب وہ سامنے بیٹھی تھی۔

"میری روم میٹ! میں مزید اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی!" میرت نے مضبوط لہجے میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مس جینیفر نے حیرانی سے سوال کیا، "ایسا کیا مسئلہ ہو گیا؟"

"مسئلہ؟" میرت نے ہلکی سی ہنسی لی، پھر گن گن کر شکایتیں سنانے لگی،

"مسلسل اونچی آواز میں میوزک، سارا کمرہ گندا کرنا، دوسروں کی چیزیں استعمال کرنا، اور ہر وقت طنز کرنا!"

"ہممم... یہ واقعی مسئلہ ہو سکتا ہے!" مس جینیفر نے سوچتے ہوئے کہا۔

"اور سب سے بڑی بات، میں اپنی مرضی سے عبادت بھی نہیں کر سکتی!" میرت نے دو ٹوک انداز میں کہا، "یہ میرا بنیادی حق ہے، اور میں اپنی زندگی میں کسی کو اتنی مداخلت کی اجازت نہیں دے سکتی!"

مس جینیفر نے گہری سانس لی، "میرت، ہوسٹل میں جگہ محدود ہوتی ہے، اور روم چینج کرنے کی ریکویسٹز بہت زیادہ آتی ہیں!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو آپ کو لگتا ہے کہ میں بس تفریح کے لیے یہ درخواست دے رہی ہوں؟" میرت نے سنجیدہ نظروں سے وارڈن کو دیکھا۔

مس جینیفر نے فائل کھولی اور کچھ نوٹس دیکھے، پھر سوچ کر بولی، "ٹھیک ہے! ہوسٹل میں ایک اور روم خالی ہو رہا ہے... وہاں ایک اور مسلم اسٹوڈنٹ رہتی ہے، جو شاید تمہارے لیے بہتر ہو!"

"یہ میرے لیے کافی ہے!" میرت نے فوراً کہا، "مجھے بس ایک نارمل ماحول چاہیے جہاں میں سکون سے رہ سکوں!۔

مس جینیفر نے فارم اس کی طرف بڑھایا، "یہ فل کردو، اور کل سے تم نئے کمرے میں شفٹ ہو سکتی ہو!"

میرت نے فوراً فارم پکڑا اور سائن کر دیے، جیسے وہ کسی قید سے آزاد ہو رہی ہو!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شکریہ، مس جینیفر! یہ میرے لیے بہت ضروری تھا!" اس نے اطمینان کا سانس لیا اور دفتر سے باہر نکل گئی۔

ہوسٹل وارڈن سے اجازت ملنے کے بعد، میرات نے جلدی سے اپنا سامان اکٹھا کیا اور نئے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

پچھلا کمرہ جیسے ایک قید خانہ تھا، جہاں ہر لمحہ ایک جنگ ہوتی تھی، مگر اب شاید کچھ سکون نصیب ہو!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کمرہ نمبر 307... یہی ہے!"

اس نے دروازے پر دستک دی، اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا...

سامنے ایک چمکتی ہوئی مسکراہٹ، براؤن آنکھیں اور ایک خوبصورت لڑکی کھڑی تھی۔

یہ انایہ حسین تھی!

"السلام علیکم! تم میرت ہو؟" انایہ نے خوش دلی سے کہا۔

"وعلیکم السلام! جی، اور تم انایہ؟"

"ہاں، اندر آؤ! امید ہے کہ تمہیں یہاں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا!" انایہ نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

یہ کمرہ پہلے والے سے بالکل مختلف تھا!

چیزیں ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں، کوئی شور شرابہ نہیں تھا، اور سب سے بڑی بات، یہاں ایک عجیب سا اطمینان محسوس ہو رہا تھا!

"کمرہ کیسا لگا؟" انایہ نے مسکرا کر پوچھا۔

"یہ تو جنت لگ رہا ہے!" میرت نے بے ساختہ کہا اور گہری سانس لی۔

"تو پھر ویلکم ٹو پیس اینڈ ٹرنکوئلیٹی!" انایہ نے ہنستے ہوئے کہا، "یہاں کوئی تمہیں پریشان نہیں کرے گا، بس شرط یہ ہے کہ تم بھی مجھے پریشان نہ کرنا!"

میرت نے ہنستے ہوئے سر ہلایا، "پریشان میں نہیں کرتی، مگر اگر کوئی میرے سر پر چڑھنے کی کوشش کرے، تو میں خاموش بھی نہیں رہتی!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انایہ نے شرارتی انداز میں کہا، ''بس یہی بات مجھے پسند آئی! ویسے بھی، مجھے تمہارے بارے میں پہلے ہی پتا تھا!''

''پہلے سے؟''

''ہاں، ہوسٹل میں نئی لڑکی آرہی ہے، اور اس کی پچھلی روم میٹ مشہورِ زمانہ کارولین تھی، تو اندازہ تھا کہ تم جلد ہی یہاں آجاؤ گی!'' انایہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ، تو سب کو پتا تھا کہ میں زیادہ دیر وہاں نہیں رہوں گی؟''

"کارولین کے ساتھ کوئی نہیں رہ سکتا، تم نے تو پھر بھی کافی برداشت کرلیا!" انایہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

--

لندن کی راتیں ہمیشہ کی طرح بے حد چمکدار، پر ہجوم اور آزاد تھیں، مگر اسفندیار خان کے لیے، سب کچھ عام سا تھا۔ وہ وہی زندگی جی رہا تھا جسے سب چاہتے تھے—پیسہ، شہرت، آزادی، اور کوئی روک ٹوک نہیں!

لیکن شاید، اب یہ سب اس کے لیے بوریت بن چکا تھا!

"یار، زندگی میں مزہ تب ہی آتا ہے جب کوئی چیز مشکل ہو، جو آسانی سے ہاتھ آجائے، اس میں تھرل نہیں ہوتا!" اسفند نے بے نیازی سے صوفے پر ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

"ہاہاہا! بادشاہ سلامت، آپ کے قابو میں تو لندن کی آدھی آبادی ہے!" شیری نے شرارت سے آنکھ دبائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور جو باقی بچی ہے، وہ بھی جلد آجائے گی!" نائل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ابے سچ بتا، آج کس کے ساتھ تھا؟" رومان نے شرارت سے پوچھا۔

"یار، بندہ بتانے کے لیے کچھ نیا کرے، تب نہ؟"اسفند نے کولڈ ڈرنک کا گھونٹ لیا اور بے نیازی سے بولا،"یہ سب بہت آسان ہو چکا ہے... ذرا سا مسکرا دو، دو باتیں میٹھی کر لو، اور لڑکیاں خود ٹریپ ہو جاتی ہیں... کوئی تھرل ہی نہیں رہا!"

شیری نے سگریٹ کا کش لیا،" صحیح کہہ رہا ہے، بھائی! مزہ تب ہے جب سامنے والا تھوڑا نخرے
دکھائے، تھوڑا بھاگے، تھوڑا چیلنج دے!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہاں، ورنہ شکار میں مزہ کیا؟"نائل نے قہقہہ لگایا۔

"بالکل! اصل مزہ تب ہے جب کوئی سامنے سے آ کر کہے۔۔

Not Interested!!!

وہ لمحہ بھر کو رکا، جیسے کوئی پرانی یاد دھند کی طرح اس کے ذہن میں ابھر آئی ہو۔ ایک دھندلا سا چہرہ، کسی کی تیز نظریں، کسی کا انداز...

وہ خود ہی مسکرایا، سر کو ہلکا سا جھٹکا دیا، جیسے کسی خیال کو جھٹکنا چاہتا ہو، مگر وہ یادیں ضدی تھیں... پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھیں۔

اس نے سگریٹ کی راکھ جھاڑی اور ہلکے سے سرگوشی کی، جیسے خود سے کہہ رہا ہو، یا شاید کسی ان دیکھی ہستی سے مخاطب ہو...

"Not Interested! دیکھتے ہیں، کب تک؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اوئے کہاں کھو گیا، کسی حسینہ کی یاد آگئی۔۔۔شیری نے شرارت سے کہا۔۔

بکواس نا کر۔۔اسفند نے مسکرا کر کہا۔۔

"اسفند، تمہیں اندازہ بھی ہے تمہاری ایک نظر سے

کتنی لڑکیاں خوابوں میں چلی جاتی ہیں؟"نائل نے شرارت سے کہا۔

"ہاں، بس مسئلہ یہ ہے کہ مجھے ان کے خوابوں میں کوئی دلچسپی نہیں!"اسفند نے

بے نیازی سے کہا اور سن گلاسز آنکھوں پر چڑھا لیے۔

"اوہ ہیلو مسٹر.....

Clubb of Quality Content

Too Cool to Care!!

'سامنے دیکھ، دو حسینائیں تجھے گھور رہی ہیں! شیری نے دھیرے سے کہا۔

اسفند نے ہلکی سی مسکراہٹ دبائے بغیر نظروں کا زاویہ بدلا، کیفے کی دوسری طرف دو سنہری بالوں والی لڑکیاں، ہلکی سی شرارت بھری مسکراہٹ کے ساتھ، اسے دیکھ رہی تھیں۔

"چلو، تھوڑا انٹرٹینمنٹ ہو جائے!" نائل نے قہقہہ لگایا۔

اسفند اپنی مخصوص بے نیازی اور دل چرانے والے انداز میں آگے بڑھا، لڑکیوں کے قریب پہنچ کر ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

"مجھے لگتا ہے کہ تم دونوں کچھ کہنا چاہ رہی ہو، مگر ہمت نہیں کر پا رہی؟"

لڑکیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، پھر ایک نے شرارت سے کہا، "اور تمہیں کیسے یقین ہے کہ ہم تم سے بات کرنا چاہتی ہیں؟"

اسفند نے سن گلاسز اتارے، آنکھوں میں شرارت بھری چمک کے ساتھ بولا،

"میری طرف دیکھنے کا انداز بتا رہا ہے کہ تم دونوں کی گفتگو کا مرکز میں ہی ہوں!"

دونوں لڑکیوں نے قہقہہ لگایا، ایک نے آہستہ سے کہا۔۔

"Well, you're not wrong!"،

شیری اور نائل پیچھے کھڑے ہنسی روکنے کی کوشش کر رہے تھے، کیونکہ یہ وہ سین تھا جو وہ کئی بار دیکھ چکے تھے۔

"تو پھر، مجھے اپنا نام بتانے کا بھی ارادہ ہے یا بس میری تعریفیں ہی کرتی رہو گی؟"

اسفند نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

لڑکی نے ہاتھ آگے بڑھایا، "امیلیا!"

"خوشی ہوئی، مس امیلیا! اب بتاؤ، آج تم نے میری توجہ لینے کے لیے کتنی محنت کی؟"

امیلیا نے آنکھ ماری، "اتنی زیادہ نہیں، کیونکہ تمہاری توجہ خود ہی ہماری طرف آ گئی!"

"نائس! چلو، کم از کم اتنا تو پتہ چلا کہ میری کشش اب بھی کام کر رہی ہے!" اسفند نے مزاحیہ انداز میں کہا، اور سب ہنس پڑے

"توجناب،اب کیا خیال ہے؟"امیلیا نے سرخ رنگ کی ہونٹوں پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔

"خیال؟بس یہی کہ رات ابھی ختم نہیں ہوئی!"اسفند نے بے نیازی سے کہا،اور گلاس میں موجود مشروب کو گھمانے لگا۔

"تم ہمیشہ اتنے پُراسرار کیوں رہتے ہو؟"امیلیا نے شرارت سے آنکھ دبائی۔

"کیونکہ آسانی سے سمجھ آنے والے لوگ جلدی بور کر دیتے ہیں!"اسفند نے جواب دیا،اور نائل اور شیری نے قہقہہ لگا دیا۔

"اور جو تمہیں سمجھنا چاہے؟"امیلیا نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی نہیں سمجھے گا!" اسفند نے ہلکی سی مسکراہٹ دی، اور صوفے پر ٹیک لگا لی۔

"یہی بات تمہیں مزید پُرکشش بناتی ہے!" امیلیا نے مزے سے کہا۔

اسفند نے ایک لمحے کے لیے اسے غور سے دیکھا، "کشش... ہونہہ، یہ سب وقتی ہوتا ہے، کچھ دیر کا سرور، جس کا اثر زیادہ دیر تک نہیں رہتا!"

"اور تمہیں کبھی کسی کی کوئی خواہش محسوس نہیں ہوئی؟" امیلیا نے سر جھکا کر نظریں ملانے کی کوشش کی۔

Clubb of Quality Content

"خواہش ؟"اسفند نے ایک لمحے کو سوچا، پھر ہلکی ہنسی کے ساتھ کہا،"زندگی میں سکون ملنا چاہیے، خواہشیں نہیں!!

"تو کیا تمہیں سکون ملا ؟"امیلیا نے تجسس سے پوچھا۔

اسفند لمحہ بھر کے لیے خاموش ہو گیا، جیسے کوئی بھولی بسری یاد اس کی آنکھوں میں لہرا گئی ہو۔۔۔

پھر ایک پل میں وہ سنجیدگی ختم کر کے اس نے شرارت سے کہا،"نہیں، مگر ابھی تلاش جاری ہے!"

امیلیا ہنس پڑی،"تو پھر تم جیسے آدمی کو کون روک سکتا ہے؟"

"جو مجھے روک سکے، وہ ابھی تک ملا ہی نہیں!" اسفند نے بے نیازی سے کندھے اُچکائے اور گلاس لبوں سے لگالیا۔

"پھر تو تمہیں چیلنج لینا چاہیے!" امیلیا نے شوخی سے کہا۔

"چیلنج؟ میں کھیل کھیلتا ہوں، مگر کوئی کھیل میرے ساتھ نہیں کھیل سکتا!" اسفند نے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا، اور نائل اور شیری نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"بس، یہی بات تمہیں مزید خطرناک بنا دیتی ہے، خان!" نائل نے ہنستے ہوئے کہا۔

اسفند نے سن گلاسز دوبارہ آنکھوں پر چڑھائے اور کہا،

"خطرناک وہ ہوتا ہے جسے ہارنے کا ڈر ہو... میں تو بس انجوائے کرتا ہوں!"

"تو، کیا میں آج تمہارے شیڈول میں شامل ہوں؟" امیلیا نے ہلکی سی شرارت سے کہا۔

"میرا شیڈول؟" اسفند نے ہلکا سا مسکرا کر سر جھکایا، "امیلیا، میں کسی پلاننگ کے ساتھ زندگی نہیں جیتا... سب کچھ بس لمحوں میں ہوتا ہے!"

امیلیا نے آہستہ سے اس کی انگلیوں پر اپنی انگلیاں رکھیں، "اور اگر کوئی چاہے کہ لمحے تھوڑے دیر تک ٹھہر جائیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسفند نے گہری نظریں اس پر جمائیں، جیسے یہ سوال اس کے لیے نیا ہو...

"پھر میں کہوں گا، لمحے ٹھہرتے نہیں، بس گزر جاتے ہیں!"

امیلیا نے اپنی کرسی اس کے قریب کی، "تو اگر میں چاہوں کہ یہ لمحہ نہ گزرے؟"

"تو تمہیں بہت محنت کرنی پڑے گی!" اسفند نے شرارت بھری آواز میں کہا، اور اپنے سن گلاسز میز پر رکھ دیے۔

امیلیا نے مسکرا کر اس کے ہاتھ کو تھاما، "تو پھر کیوں نہ آج ہم اس محنت کا آغاز کریں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسفند خاموش رہا، مگر اس کے لبوں پر ایک ہلکی سی چالاک مسکراہٹ آگئی...

وہ جانتا تھا کہ امیلیا جیسے لوگ بس کشش کے پیچھے بھاگتے ہیں، مگر اس کے دل میں کبھی کوئی جگہ نہیں بنا سکتے!

"امیلیا، تم ایک خوبصورت خواب ہو... اور خوابوں کو حقیقت میں بدلا نہیں جا سکتا!"

اس نے آہستہ سے کہا، اور اس کی انگلیوں سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا۔

امیلیا نے ایک لمحے کے لیے گہری سانس لی، پھر آنکھیں مٹکاتے ہوئے بولی، "تم بہت بے رحم ہو، خان!"

"نہیں، صرف حقیقت پسند!" اسفند نے بے نیازی سے کہا، اور اپنی گھڑی پر نظر ڈالی،

"رات ابھی جوان ہے، مگر میرے لیے نہیں!"

امیلیا نے ہلکی سی اداسی سے اسے جاتے دیکھا، اور سوچا...

"یہ آدمی کیوں کسی کے لیے نہیں رکتا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لندن کی بلند و بالا عمارتوں میں ایک ایسا محل بھی تھا، جہاں دُراب خلیل عالم کا راج چلتا تھا۔ ایک ایسا بزنس جو کاغذوں میں قانونی، مگر حقیقت میں خون سے لکھا جا رہا تھا۔ انسانی اسمگلنگ، غیر قانونی اسلحے کی خرید و فروخت، اور سب سے بڑھ کر... پاکستان کے اندرونی سسٹم کو تباہ کرنے کی سازش!

یہ صرف ایک گینگ کا معاملہ نہیں تھا، بلکہ یہ ایک بین الاقوامی مافیا تھا، جس کے تانے بانے پاکستان سے لے کر مشرقِ وسطیٰ، یورپ اور افریقہ تک پھیلے ہوئے تھے۔ دُراب وہ شخص تھا، جو معصوم لڑکیوں کو "اسکالرشپ" کے نام پر لندن بلا کر انہیں مختلف ملکوں میں بیچ دیتا تھا، مگر اس کے جرائم یہیں ختم نہیں ہوتے تھے۔

دُراب عالم درندہ تھا... مگر اسے شکار سے زیادہ، شکار کے خوف سے کھیلنے میں مزہ آتا تھا!

وہ محض لوگوں کو نہیں بیچتا تھا، وہ لوگوں کے خوابوں، ان کی امیدوں، اور ان کے یقین کا قتل کرتا تھا!

اور اسے اس میں حد سے زیادہ مزہ آتا تھا!

وہ اپنی چمڑے کی کرسی پر نیم دراز تھا، ہاتھ میں سگار، آنکھوں میں وہ پاگل پن جو صرف انہیں ہوتا ہے جو خود کو خدا سمجھنے لگتے ہیں!

نادل کلب
Clubb of Quality Content

سامنے کھڑا کریم زباری، جو دُراب کے لیے صرف ایک مہرہ تھا، ہاتھ میں فائل لیے کھڑا تھا، مگر اس کی ہلکی لرزش دُراب کی نظروں سے چھپی نہیں رہ سکتی تھی۔

"سب کچھ وقت پر ہو رہا ہے؟"دُراب نے کرسی کے بازو پر انگلیاں بجاتے ہوئے پوچھا۔

کریم نے گلا صاف کیا،"جی سر... اگلی شپمنٹ تیار ہے... دبئی اور پیرس کے کلائنٹس نے تصدیق کر دی ہے۔"

دُراب نے آہستہ سے مسکرایا،"ہونہہ... امیر لوگوں کی عادتیں کبھی نہیں بدلیں گی... ہمیشہ تازہ مال چاہیے، ہمیشہ کچھ نیا!"

پھر اس نے سگار کا ایک لمبا کش لیا اور دھواں کریم کے چہرے کی طرف چھوڑتے ہوئے کہا،

"اور ہماری خاص کلیکشن؟"

کریم نے نظریں جھکالیں، "کچھ ابھی تک مزاحمت کر رہی ہیں، مگر جیسا کہ آپ کہتے ہیں... وقت سب کو سیدھا کر دیتا ہے!"

"وقت؟"

دُراب ہنسا، ایک ایسی ہنسی جس میں کوئی احساس نہیں تھا، کوئی پچھتاوا نہیں تھا، صرف خوفناک سکون تھا!

"وقت کچھ نہیں کرتا... وقت صرف کمزوروں کا بہانہ ہوتا ہے!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر وہ آہستہ سے آگے جھکا، "چیزوں کو قابو میں لانے کے دو طریقے ہوتے ہیں،
کریم... یا تو انہیں قید کر کے توڑ دیا جائے... یا ان کے اندر ایسا زہر بھر دیا جائے کہ
وہ خود کو آزاد سمجھنے لگیں!"

کریم نے اثبات میں سر ہلایا، "ہم سب کچھ اسی حکمت عملی سے کر رہے ہیں، سر!"

دُراب نے کرسی سے اٹھ کر کھڑکی کی طرف رخ کیا، باہر روشنیوں میں نہایا لندن،
جہاں ہر کوئی خوشیوں میں گم تھا... مگر وہ جانتا تھا کہ روشنی کے پیچھے ہمیشہ سائے
ہوتے ہیں!

"سب کو روشنی چاہیے، مگر کوئی یہ نہیں سوچتا کہ روشنی کہاں سے آ رہی ہے!"---

کریم نے تھوڑا جھجکتے ہوئے کہا، "سر، انٹیلیجنس کی ٹیم کچھ زیادہ ایکٹیو ہو رہی ہے،
ہمیں زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔"

دُراب نے ایک لمحے کے لیے خاموشی اختیار کی، پھر سگار کو ایش ٹرے میں مسل دیا۔

"احتیاط؟"

پھر وہ آہستہ سے کریم کے قریب آیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دھیرے سے بولا،

"احتیاط وہ کرتے ہیں، جنہیں پکڑے جانے کا ڈر ہو... میں ان میں سے نہیں ہوں!"

کریم نے ہلکی سی لرزش محسوس کی، مگر خاموش رہا۔

دُراب نے فون اٹھایا اور کسی کا نمبر ملایا، لائن کے دوسری طرف ایک بھاری آواز سنائی دی،

"سب کچھ تیار ہے؟"

دوسری طرف سے جواب آیا،"جی سر، کل رات لوکیشن پر سب پہنچ جائیں گے...

دُراب کی آنکھوں میں وہ خطرناک چمک ابھری، جس سے لوگ کانپتے تھے۔

"زبردست...

پھر وہ فون بند کر کے مسکرایا اور کریم کی طرف دیکھا،"کبھی کبھی روشنیوں کے شہر میں سب سے مہنگی چیز وہ ہوتی ہے، جو اندھیرے میں چھپی ہوتی ہے!"

کریم نے سر جھکایا اور جلدی سے باہر نکل گیا، مگر دُراب اب بھی وہیں کھڑا تھا...

"نیلامی ہمیشہ صرف چیزوں کی نہیں ہوتی... بعض اوقات، لوگ اپنی روحیں خود بیچ دیتے ہیں!"

Clubb of Quality Content

ہوسٹل کے کمرے میں ہلکی مدھم روشنی جل رہی تھی۔ کھڑکی کے باہر ٹھنڈی ہوا کے جھونکے پردوں کو آہستہ آہستہ ہلا رہے تھے۔ کمرے میں خاموشی تھی، صرف دور کہیں سے کاروں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

میرت اپنے بستر پر لیٹی، چھت کو دیکھ رہی تھی۔ دوسری طرف، انایہ کتاب بند کرتے ہوئے کروٹ لے چکی تھی۔

انایہ نے مدھم آواز میں کہا، "تو، کیا تم نے لندن کی سیر کی؟"

"ابھی نہیں، ابھی تک تو ہوسٹل کے درمیان ہی وقت گزارا ہے!" میرت نے جواب دیا۔

"یہ تو بہت غلط بات ہے! تمہیں پتا ہے، لندن میں بہت کچھ دیکھنے کے لائق ہے، اور میں تمہیں سب کچھ دکھاؤں گی!" انایہ جوش سے بولی۔

"سچ میں؟"

"بالکل! مگر ایک شرط ہے!" انایہ نے شرارتی لہجے میں کہا۔

Clubb of Quality Content

"کیا؟"

"یہاں کی روشنیوں میں خود کو کھو مت جانا!" انایہ نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

میرت مسکرا دی، "نہیں، میں یہاں صرف اپنی تعلیم کے لیے آئی ہوں!"

انایہ نے آنکھ ماری، "یہی سب کہتی ہیں، مگر کبھی کبھی قسمت کا کھیل کچھ اور ہوتا ہے!"

"میری قسمت میرے ہاتھ میں ہے!" میرت نے پر اعتماد انداز میں کہا۔

انایہ نے معنی خیز مسکراہٹ دی، "یہی دیکھنے والی بات ہے!"

اور اس لمحے، قسمت شاید مسکرا رہی تھی، کیونکہ میرات کو اندازہ نہیں تھا کہ یہ شہر اس کے لیے کتنے راز رکھتا ہے

لندن کی رات گہری ہو چکی تھی، مگر شہر کے کسی ایک کونے میں، کسی ایک پردے کے پیچھے، کچھ ایسا تھا جو نیند اور روشنی دونوں کو شکست دے رہا تھا۔

ایک تاریک کمرے میں نیلی اور سرخ روشنیوں میں نہائی ہوئی اسکرینز جگمگا رہی تھیں۔ ٹھنڈی روشنی، ڈیٹا کے بہتے ہوئے نمونے، اور اس سب کے درمیان ایک شخص کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔

Connected… Surveillance in progress!”

ایک لمحے کو کمرے میں صرف کی بورڈ کی ہلکی ہلکی ٹک ٹک گونجی۔ پھر جیسے ہی ایک خاص نوٹیفکیشن اسکرین پر ابھرا،اس نے سگریٹ کی راکھ جھاڑی اور اسکرین کی چمک میں اپنے چہرے کے زاویے دیکھے۔

“New Surveillance Alert – Subject: The Phantom”

میر کے ہونٹوں پر مدھم مسکراہٹ ابھری۔ کسی کو ٹریپ میں لانے کا مزہ تب آتا ہے جب وہ خود کو آزاد سمجھے… اور یہی تو اصل کھیل تھا!

اسکرین پر ایک فائل کھلی۔ اندر چند سطریں درج تھیں:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Live Tracking Activated"

"Location: London, City Center"

"Unusual Movement Detected: Activity Logged"

انگلیاں ٹیبل پر ہلکی ہلکی تھاپ دیتی رہیں۔ آنکھیں ساکت تھیں، اور ایک خاموش فیصلہ ہو چکا تھا۔

ڈیٹا مسلسل اسکرین پر بہہ رہا تھا، مگر اب صرف ایک لائن روشن تھی:

"ACTIVITY CONFIRMED – MOVEMENT LOGGED!"

Clubb of Quality Content

وہ آہستہ سے کھڑا ہوا، اپنی کلائی پر بندھی گھڑی پر ایک نگاہ ڈالی اور مدھم آواز میں سرگوشی کی:

"کبھی کبھی کھیل اتنا سیدھا نہیں ہوتا... اور شکاری وہی پھنس جاتا ہے جو خود کو ناقابلِ شکست سمجھ لے!"

اسکرین پر ایک آخری نوٹیفکیشن ابھرا:

"Unknown Access Detected!"

اب دیکھتے ہیں... کون کس کے جال میں پھنستا ہے!-----

جاری ہے------

Clubb of Quality Content

سراب تقدیر

قسط نمبر 4

باب خاموش آندھی کا آغاز

۔کمرے میں نیم اندھیرا تھا

پردوں کے پار سے دھوپ کا ایک ہلکا سا ٹکڑا قالین پر پڑا،اور کہیں دور سے بادلوں کی ہلکی گرج سنائی دے رہی تھی۔الماری کھلی ہوئی تھی، بیگ نیم وا،اور میز پر کل رات کا خالی مگ رکھا تھا۔خاموشی میں صرف گھڑی کی سوئیوں کی آواز تھی...اور میرَت کی گہری سانسیں۔۔

۔ایک پل کو لگتا تھا جیسے وقت تھم گیا ہو یا شاید وہ بس میرَت کی نیند میں قید تھا

۔۔۔۔اُٹھ جاؤ، خوابوں کی شہزادی!"انایہ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر دروازے سے آواز لگائی"

خدا کا واسطہ ہے انو...ابھی سورج بھی مکمل نہیں جاگا۔ میرَت نے آنکھیں میچتے ہوئے کہا،

" اور لحاف اوپر کر لیا

"ہاں مگر لندن جاگ چکا ہے، اور ہم نے اسے دیکھنا ہے!"

انایہ کا لہجہ چنچل تھا، جیسے زندگی کو پکڑنے کے لیے بے تاب ہو۔

"مجھے نیند آرہی ہے، تمہیں اگر لندن سے اتنی محبت ہے تو جاؤ، میں نہیں آرہی..."

آواز بمشکل لحاف کے اندر سے نکلی۔

انایہ تیزی سے اندر آئی، اور ایک جھٹکے سے پردے کھینچ دیے۔

۔دھوپ کی ہلکی سی روشنی سیدھی میرَت کی آنکھوں پر پڑی

"؟ظلم ہے یہ !انسانی حقوق کہاں ہیں"

۔میرَت نے آنکھیں میچتے ہوئے کہا،اور لحاف اوپر کر لیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا ہم اگلے ہفتے گھوم سکتے ہیں؟ یا تمہیں درختوں کے رنگ آج ہی گننے ہیں؟" آواز"

لحاف کے اندر سے ہی آئی

آج ہی، اور ابھی! ویسے بھی... یہ شہر صرف پڑھنے کے لیے نہیں"

۔۔۔کچھ محسوس کرنے کے لیے بھی ہے

۔افف انو۔۔۔۔ میرَت آہستہ آہستہ بیٹھ گئی

Clubb of Quality Content

۔بال بکھرے ہوئے،اور چہرے پر نیند اور خفگی کا ملا جلا رنگ

"؟تم واقعی سنجیدہ ہو"

۔ہاں،بالکل! آج کا دن صرف ہمارے لیے ہے"

۔صرف لندن،اور تھوڑا سا 'ہم'۔" انایا نے چہکتے ہوئے کہا

میرَت نے آنکھیں مسلتے ہوئے چادر ایک طرف کی، سست قدموں سے اُٹھی اور بنا کچھ کہے واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

"جلدی سے فریش ہو کر آجاؤ، کیونکہ شیف انایہ نے خاص تمہارے لیے آج ناشتہ بنایا ہے!""
انایہ نے پیچھے سے آواز دی

کچھ دیر بعد میرَت واپس آئی،بال تھوڑے بکھرے مگر چہرے پر تازگی تھی

،انایہ دو کپ لے کر اندر آئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک ہاتھ میں، دوسرے میں بریڈ، اور زبان اُس کی حسبِ عادت چل رہی تھی۔

"یہ رہی تمہاری چائے، اور یہ میرے جلے ہوئے احساسات کا ناشتہ!"

میرَت نے پلنگ پر بیٹھے بیٹھے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا:

کیا تم واقعی بریڈ جلانے میں کوئی خاص مہارت رکھتی ہو یا بس اتفاقاً سب کچھ برباد کر لیتی ہو؟"

"!certified ماہر ہوں، ماہر ہوں"

— اور یہ جو تمہیں چائے میں ہلکی دار چینی کی خوشبو آ رہی ہے

ہے کوئی ریسیپی نہیں۔ ایکسیڈینٹ وہ

۔دونوں ہنستی ہوئی ناشتے میں مصروف ہو گئیں

تمہیں پتہ ہے؟"انایہ نے نوالے کے ساتھ کہا"

۔جب پہلی بار یہاں آئی تھی، تو یہی کھڑکی مجھے جیل کی سلاخیں لگتی تھیں"

"۔۔۔اور اب... بس تم ہو اور یہ بریڈ

۔میرَت نے دھیرے سے چائے کا گھونٹ لیا،اور کھڑکی کی طرف دیکھا

نولز کلب
Club of Quality Content

"شاید کچھ جگہیں تب ہی خوبصورت لگتی ہیں، جب اُن میں کسی انسان کی موجودگی معنیٰ ڈال دے۔"

"!بس، بس"

انایہ نے ہاتھ روکنے کا اشارہ کیا۔

"یہ شاعری اگلے سین کے لیے رکھو، ابھی تو میں چاہتی ہوں تم اٹھو اچھا سا تیار ہوں اور ہاں کوئی آرام دہ شوز پہننا کیونکہ آج ہم خوب پیر تھکائیں گے!"

۔آئینے کے سامنے دونوں لڑکیاں تیار ہو رہی تھیں

۔میرَت نے سادہ سا کوٹ پہنا، ہلکی سی لپسٹک، اور پرانی چادر کو نئے انداز میں لپیٹا

۔میرَت... یہ تم ہو یا کوئی رائل فیملی کی نمائندہ؟" نایہ نے ہنستے ہوئے کہا"

"۔میں ہمیشہ اپنی نمائندگی خود کرتی ہوں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

No less than royalty.”

”اور اٹیٹوڈ بھی ساتھ لے جا رہی ہو یا اس کمرے میں بند کر دوں؟“

دونوں ہنستی ہوئی باہر نکل گئیں۔

جب وہ باہر نکلیں تو ہوا کا پہلا جھونکا میرَت کے چہرے سے ٹکرا کر جیسے کچھ نرم سا کہہ گیا۔

گاڑیاں گزر رہی تھیں کیفے کی خُوشبو ارتی تھی اور لوگوں کے چہروں پر وہی عجیب سی مطمئن مسکراہٹ تھی

۔ جو صرف وہی رکھتے ہیں، جو خود کو کہیں نہ کہیں پا چکے ہوتے ہیں

۔ پہلے کیفے یا ریور والک..؟ انایہ نے پوچھا

جہاں شور کم ہو... اور دل تھوڑا سا سکون پا سکے۔" میرَت نے آسمان کی طرف دیکھتے"

۔ ہوئے کہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہمم!!سب سے پہلے ریور والک اور پھر دیکھتے ہیں کہاں لے جائے وقت انایہ نے پلان سناتے ہوئے ہاتھ نچا دیے۔

تم پلان بنا رہی ہو یا کوئی ٹریجر ہنٹ؟؟۔۔

میرَت نے ہنستے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔دونوں۔عنایہ نے آنکھ ماری"

۔اللہ خیر کرے!" میرات نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

-----------------,-----,-----------------,------

تھیمز کے کنارے ہوا کچھ الگ تھی—نرم، ٹھنڈی،اور گہرائی لیے ہوئے۔پانی کی سطح پر ہلکی دھوپ چمک رہی تھی لوگوں کی چہل پہل،سائیکلوں کی بیل،اور دور سے آتی گٹار کی ۔مدھم دھن یہ سب کچھ کسی بے آواز نظم جیسا لگ رہا تھا

۔میرَت اور انایہ،دونوں ایک لکڑی کے بینچ پر آ کر بیٹھ گئیں

۔ میرَت نے شال اپنے کندھوں پر مزید لپیٹی اور خاموشی سے پانی کی لہروں کو دیکھنے لگی

"کتنا عجیب سا سکون ہے نا یہاں؟"

انایہ نے سرگوشی میں کہا، جیسے آواز اونچی ہوئی تو منظر ٹوٹ جائے گا

۔ میرَت نے سر ہلایا

چہرے پر وہی خاموش مسکراہٹ جو کچھ لمحوں کے لیے اسے لندن کی پردیسی فضا سے آزاد کر رہی تھی۔

"یہ شہر باتیں کم کرتا ہے... مگر ہر جگہ کچھ نہ کچھ کہہ جاتا ہے۔"

میرَت نے آہستگی سے کہا۔

"اور تم؟"

۔انایہ نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا

؟کیا تم بھی کسی بات کا جواب بن کے آئی ہو؟ یا صرف سوالوں کے ساتھ چلی آئی ہو"

۔میرَت نے ایک پل کو کچھ نہیں کہا

۔پھر آسمان کی طرف دیکھا— جیسے کوئی اَن کہی بات اللہ کے حوالے کر رہی ہو

— بس وہی... جو سب لے کر آتے ہیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"۔کچھ خواب، کچھ ذمہ داریاں، اور تھوڑا سا دل جو کبھی سنبھالا نہیں گیا

۔انایہ خاموش ہو گئی

۔شاید کبھی دوستوں کو صرف سننے کی ضرورت ہوتی ہے، مشورے کی نہیں

۔تھیمز کے کنارے چلتے چلتے، وہ دونوں ایک قدرے سنسان جگہ پر آرکیں

وہاں ایک پتھریلی سیڑھی تھی جو پانی کے قریب لے جاتی تھی، جہاں شور کم تھا، اور شہر کی آوازیں پس منظر میں دب سی جاتی تھیں۔

انایہ نیچے بیٹھ گئی، اور میرَت اس کے ساتھ۔

ہوا چپ تھی ایسی چپ جس میں سانس کی آواز بھی صاف سنائی دیتی ہے۔

کچھ لمحے وہ دونوں کچھ نہیں بولیں۔ پھر میرَت نے آسمان کی طرف دیکھا بادلوں کا ایک ہلکا سا ٹکڑا دھوپ سے الجھ رہا تھا۔

"تمہیں کبھی ایسا لگا ہے کہ کبھی کبھی انسان کسی چیز کا انتظار نہیں کر رہا ہوتا

بس چاہتا ہے کہ وقت تھوڑی دیر رُک جائے؟"

انایہ نے سر موڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میرَت کی آواز میں وہ لہجہ تھا جو نہ اداسی کہلاتا ہے، نہ خوشی... بس ایک عجیب سا احساس، ۔۔جو دل کی پرتوں میں چھپا رہتا ہے

ہاں... شاید۔ جیسے کبھی دل چاہے کہ کوئی سوال نہ ہو اور جو ہے وہی کافی ہو؟ میرَت ہلکا سا "مسکرائی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہم اکثر کسی اور زندگی کے پیچھے بھاگتے ہیں، جو ہمیں لگتا ہے کہ ہمیں مکمل کرے گی..."

،"۔ لیکن جو ہمارے اندر" ہے اسے دیکھنے کی ہمت ہی نہیں کرتے

،انایہ کچھ لمحے چپ رہی

۔ پھر ایک کنکر اٹھا کر پانی میں پھینکا—چھینٹے اچھلے، جیسے خاموشی نے سانس لی ہو

"۔اور شاید اس لیے... کچھ لوگ ہمیشہ تھکے رہتے ہیں۔۔۔ اپنی ہی تلاش میں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

۔ میرَت کی نگاہ پانی کی سطح پر جا ٹھہری، جہاں سورج کی روشنی ایک لمحہ چمک کر ماند ہو گئی

کتنی عجیب بات ہے نا، ہم دوسروں کو اتنا جاننے کی کوشش کرتے ہیں، مگر خود سے

ایک بار بھی نہیں پوچھتے کہ ہم کیسے ہیں؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

۔ انایہ کی مسکراہٹ اب دھیرے دھیرے گہری ہو رہی تھی

شاید اسی لیے ہم جلدی کسی سے جُڑ نہیں پاتے"

"۔جب تک خود سے جُڑے نہ ہوں

۔دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

اجنبیت اب بھی موجود تھی، لیکن ایک نئی قسم کی قربت بھی

"...چلو"

۔۔۔انایہ نے آہستگی سے کہا، اور آٹھ گئی

Clubb of Quality Content

...ہم آج کی باتیں اگلی کسی شام پر ادھار رکھتے ہیں"

"!فی الحال چائے کی شدید طلب ہو رہی ہے

"؟اور دل کی چپ"

...وہ ساتھ ہی چلے گی"

"۔بس ہر سپ کے ساتھ تھوڑی کھل جائے گی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شہر کی چہل پہل سے ہٹ کر، ایک چھوٹی سی گلی میں، لال اینٹوں کی دیواروں کے بیچ چھپا ہوا تھا ایک کیفے

: جس کا دروازہ لکڑی کا تھا، اور شیشے پر ہاتھ سے لکھا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"Where conversations smell like cinnamon."

اندر داخل ہوتے ہی،چائے کی مہک، کافی کی گہرائی،اور دیوار پر آویزاں کتابوں کی قطار

نے ایک الگ ہی دنیا میں لا کھڑا کیا۔

روشنی مدھم تھی، لیکن سکون واضح۔ چھوٹے چھوٹے میز، آرام دہ کرسیاں،اور پس منظر میں

چلتا پرانا پیانو۔۔

۔

یہ جگہ تو جیسے میرے ٹیسٹ پر بنی ہے

انایہ نے آنکھیں پھیلا کر کہا۔

""۔ تمہارا ٹیسٹ میں تو سمجھی تم بس رنگ برنگی چیزوں کی دیوانی ہو

۔ میرَت نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

Excuse me !!

۔ مجھے خوبصورتی کو سراہنا آتا ہے بس تم زیادہ سیریس ہو

یہ جگہ میری جان ہے! پورا ایک سال ہو گیا ہے اور یہاں آتے ہی لگتا ہے جیسے لندن نہیں"

۔ لاہور کی یادیں بس گھرے کپ میں بند ہو گئی ہوں

لندن کا پہلا کیفے،اور تم اسے لاہور سے ملا رہی ہو پھر تو واقعی خاص ہو گا۔"میرت نے ہلکی سے مسکراہٹ کے ساتھ کہا

۔دونوں کھڑکی کے قریب والی کوزی سی میز پر بیٹھ گئیں

ویٹر آیا مینیو رکھتے ہی واپس پلٹنے لگا تو انایہ نے جھٹ سے آرڈر دے دیا

"!ایک کپ مصالہ چائے—اور جو ہمیشہ لیتی ہوں وہی "

:میرَت نے جلدی سے مینیو پر ایک نظر ڈالی، پھر اعتماد سے کہا

"One strong black coffee — no sugar."

۔انایہ نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا

"!واہ واہ... تم تو لگتا ہے کے لندن سے پہلے ہی لندن والی بننے کا پلان لے کر آئی ہو"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

۔نہیں، بس... چائے نے کبھی دل کا حال سمجھا ہی نہیں"

"۔"۔کافی تھوڑی کڑوی سہی، پر سچی ہوتی ہے

:انایہ نے ہنستے ہوئے گردن جھٹکی

اور چائے؟ چائے وہ دوست ہے جو تمہارے مزاج کے مطابق بدلتی ہے"

۔چاہے تم رو رہے ہو، ہنس رہے ہو، یا بس تھک گئے ہو

"!"۔تم کافی کے دیوانے لوگ سمجھ نہیں سکتے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

،شاید ... یا شاید میں وہ کافی ہوں"

"۔ جو چائے جیسے لوگوں کو بھی کبھی کبھی یاد آجاتی ہے

۔چند لمحوں بعد، دونوں اپنے اپنے مگ تھامے بیٹھیں تھیں

۔ کھڑکی کے پاس والی میز، جہاں باہر کی بارش کی نمی اندر کی گرمی میں گھل رہی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"۔ کتنا کچھ ہوتا ہے ایک سیمپل کیفے میں..." میرَت نے خاموشی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا

"جیسے؟"

... کسی کے لیے بس چائے"

اور کسی کے لیے وقت کا وہ حصہ جو صرف اُس کا ہے جیسے یہ میز... آج ہماری ہے،اور شاید اگلی بار کسی کی محبت بیٹھے ۔۔

۔انایہ کچھ کہے بغیر مسکرائی

۔پھر اُس نے ٹیبل پر پڑے نیپکن پر انگلی سے کچھ لکھنے کی اداکاری کی

"؟کیا کر رہی ہو"

تمہاری باتیں اکھٹی کر رہی ہوں—تاکہ جب مستقبل میں تم مشہور رائٹر بنو، تو میں دعویٰ"
"!کر سکوں کہ میں تمہیں جانتی تھی

"؟اور تم کیا بنو گی"

:میں؟ میں تو وہ دوست ہوں گی جو بیک گراؤنڈ میں بیٹھ کر تمہارے فینز سے کہے گی"

'!ہاں... وہ پہلے مجھ سے نوٹس مانگتی تھی'

۔دونوں کا قہقہہ کیفے کی نرمی میں گھل گیا

— ویٹر آیا، ٹرے رکھی، چائے کے خالی کپ اٹھائے

۔اور ساتھ ہی میز پر رکھ گیا ایک سفید فولڈڈ نوٹ نیپکن کے نیچے دبا ہوا

— انایہ نے بل اٹھایا، کارڈ نکالنے لگی

۔جب میرَت کی نظر اچانک اُس نوٹ پر پڑی

۔وہ دھیرے سے ہاتھ بڑھا کر نیپکن ہٹاتی ہے

:نیچے لکھا تھا

"۔یہ شہر سب کچھ سنبھال لیتا ہے... بس دل خود نہ بکھرے"

— میرَت کا ہاتھ ایک پل کو وہیں ٹھہرا

...چہرہ سپاٹ... لیکن آنکھوں میں ایک ہلکی سی چمک

۔جیسے کسی اجنبی زبان میں پہلا لفظ سُننے پر ہوتا ہے

— نہ خوف، نہ مسکراہٹ

،بس ایک خاموش سا سوال

۔جواُس نے زبان پر نہیں آنے دیا

۔کیا ہوا؟"انایہ نے بل سائن کرتے ہوئے سر اٹھایا"

"...کچھ نہیں"

۔بس شاید...یہ لندن واقعی تھوڑا خاص ہے"

"؟انایانے کہا۔۔"اگلاسٹاپ

چہرے پر وہی شوخی اور وہی شرارت جو ہمیشہ ہوتی ہے

:میرَت نے کندھے اچکائے

تم ہی لائی ہو، تو اب لے بھی چلو بس ایسی جگہ نہ ہو جہاں تمہارے جیسی پانچ اور انایہ بیٹھی ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"؟اوہ! تو میری جیسی ایکسکلوزیو ہو تمہارے لیے

"Exclusive نہیں...

"۔بس... برداشت کے قابل

۔دونوں ہنس پڑیں

یہاں سے کچھ قدم دور... ایک گلی ہے،جہاں دیواروں پر تصویریں بکتی ہیں۔ لوگ انہیں
۔خریدتے ہیں لیکن کبھی غور سے نہیں دیکھتے

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

انایہ نے ہنستے ہوئے کہا۔ !!چلو

،میرَت نے ہلکی سی ہنسی سے سر ہلایا

"۔چلو... دیکھتے ہیں دیواریں ہم سے کیا کہنا چاہتی ہیں"

گلی تنگ تھی، لیکن دیواریں جیسے کسی پرانی فلم کا فریم تھیں اینٹ پر ہر کوئی رنگ، ہر خالی جگہ پر کوئی داستان۔

Clubb of Quality Content

ایک طرف لکڑی کے اسٹال پر کچھ تصویریں رکھی تھیں۔ پینسل سے بنے چہرے پانیوں میں بھیگی آنکھیں،،دیواروں پر پینٹنگز لٹکی تھیں،اور فرش پر سفید کپڑوں والے کینوس ہوا میں ۔تیل رنگوں کی مہک تھی،ور لوگوں کی سرگوشیاں مدھم موسیقی کی طرح گونج رہی تھیں

"...کتنی عجیب جگہ ہے

۔میرَت نے آہستہ سے کہا

۔عجیب نہیں—سچّی"

"۔یہاں تصویریں تمہیں دیکھتی ہیں، تم تصویروں کو نہیں

،انایہ نے چائے کی پیالی تھامی

۔اور ایک رنگین دیوار کی طرف اشارہ کیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

... میرَت آہستہ قدموں سے تصویریں دیکھتی ہوئی ایک طرف مڑی
۔اور رُک گئی

— وہ تصویر کچھ خاص نہیں لگ رہی تھی
۔۔نہ رنگین، نہ گلیمرس

،بس... ایک چادر میں لپٹی لڑکی
،آنکھیں نیچے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

۔چہرے پر وہ خاموشی جو چیخنے سے بھی زیادہ تکلیف دیتی ہے

۔لیکن...وہ آنکھیں

۔وہ آنکھیں میرَت کی اپنی لگ رہی تھیں

"...یہ...یہ میں نہیں ہو سکتی"

،اس نے دل ہی دل میں کہا

۔مگر تصویر سے نظر نہیں ہٹائی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"...پتا ہے"

۔ پیچھے سے ایک نرم، مردانہ آواز ابھری — گہری، مدھم، اور پرسکون

...کبھی کبھی انسان خود کو لفظوں میں نہیں پہچانتا"

"۔لیکن تصویر میں ٹھہر کر خود کو دیکھ لیتا ہے

— میرَت نے مڑ کر دیکھا

،ایک سادہ سا لڑکا

Clubb of Quality Content

،چند برس بڑا

،سیاہ کوٹ،بازو پر سکیچ بک

۔اور آنکھوں میں ایک عجب خاموشی

"؟آپ نے بنائی ہے یہ تصویر"

۔وہ مسکرایا—ہلکی،ہمدردسی مسکراہٹ

"...پتا نہیں

شاید یہ تصویر خود میرے ہاتھوں میں اتر آئی تھی۔میں نے صرف لکیر کھینچی تھی،احساس...

"۔شاید کسی اور کا تھا

،میرَت کی نظریں نیچے جھک گئیں

۔دل میں ایک عجیب سا خلاء ابھرنے لگا

۔یہ... بالکل وہی ہے جو میں کبھی کسی کو بتا نہ سکی"

"۔خاموشی، بوجھ، اور... چھپی ہوئی تھکن

"... تو پھر یہ تمہاری ہی تصویر ہے"

۔وہ دھیرے سے بولا

،کیونکہ جو تصویر تمہارے لفظوں سے پہلے تمہیں پہچان لے"

— وہ تمہاری ہوتی ہے

"۔چاہے تم نے اُس کا چہرہ کبھی نہ دیکھا ہو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

:انایہ نے میرَت کا ہاتھ پکڑا

"۔چلو... کچھ زیادہ ہیوی ہو گیا

"۔یہ آرٹسٹ کافی ڈیپ وائیبیز دے رہا ہے

،میرَت نے بس سر ہلایا

۔مگر جاتے ہوئے بھی اُس کی نظریں تصویر پر ٹکی رہیں

"؟... تمہارا نام"

۔وہ رک گئی، مڑی

۔وہ شخص ہنسا—ہلکے سے

...نام"؟ ناموں سے زیادہ چہرے یاد رہتے ہیں"

۔اور تمہارا چہرہ—اب میری تصویر بن چکا ہے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

،جیسے ہی وہ دونوں پیچھے مڑیں

۔ہوا نے تصویر کو ہلکا سا جھولایا

:اور نیچے کونے پر چھوٹے مگر واضح لفظ تھے

D. R. B

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

۔واپسی کا راستہ خاموش تھا

انایہ کبھی کبھار کوئی بات کہتی پھر خود ہی رک جاتی کیوں کہ میرَت کا چہرہ آج کچھ اور کہہ رہا تھا۔،

"؟تم ٹھیک ہو"

"...ہاں"

میرَت نے آسمان کی طرف دیکھا شام کا رنگ سرخی سے نیلا ہو رہا تھا۔،

بس، کچھ تصاویر آنکھوں سے اتر کر دل میں آ گئی ہیں شاید کچھ چہروں کا وزن ہوتا ہے"

چاہے وہ کینوس پر ہوں یا خوابوں میں۔۔

Clubb of Quality Content

انایہ نے چپ چاپ اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

۔۔۔۔تم آج ایک کھلی کتاب کی طرح لگ رہی ہو

"۔ورنہ تم تو بس چھپی ہوئی کہانیوں جیسی ہو

۔میرَت مسکرادی

۔۔۔ کہانیاں چھپتی نہیں"

— بس وقت کا انتظار کرتی ہیں

کسی ایسے قاری کے لیے

۔۔۔جو انہیں پڑھنے سے زیادہ

"۔محسوس کرنا جانتا ہو

Clubb of Quality Content ناولز کلب

شہر کی روشنیاں جلنے لگی تھیں۔ گاڑیوں کی قطار، لوگوں کی ہنسی اور قدموں کی چاپ کے بیچ دو سائے ہاسٹل کی طرف لوٹ رہے تھے۔

پیچھے رہ گئی تھی صرف وہ تصویر اور اُس کے کونے پر لکھا وہ نام جسے میرَت نے ابھی دیکھا نہیں تھا لیکن تقدیر نے اُس کے لیے محفوظ رکھا تھا۔۔

۔

ہاسٹل کی راہداری میں خاموشی تھی۔

اکا دکا دروازے بند، کہیں کہیں کوئی کھڑکی کھلی

اور سورج اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا۔

انایہ اور میرَت دونوں کمرے میں داخل ہوئیں۔

انایہ نے بیگ ایک طرف پھینکا

پھر سیدھی آئینے کے سامنے جا کر بال کھولنے لگی۔

مگر میرَت وہ جیسے کچھ بھول گئی ہو۔...

دروازہ بند ہوتے ہی اُس کے قدم رک گئے نظریں خلا میں گم،اور چہرے پر وہی خاموشی جو کسی تصویر میں قید درد سے زیادہ بولتی ہے۔

"؟ارے...تُو ٹھیک ہے نا"

،انایہ نے پلٹ کر اُسے دیکھا

"!ایسے لگ رہا ہے جیسے کسی نے تمہارے دماغ کا شٹ ڈاون بٹن دبا دیا ہو"

،میرَت نے چونک کر اُسے دیکھا

۔مسکرانے کی کوشش کی، مگر وہ مسکراہٹ مکمل نہ ہو سکی

"۔نہیں...بس تھک گئی ہوں"

؟تھک گئی"

"؟یا کسی آرٹسٹ نے تجھے آنکھوں سے کھینچ کر کنویس پہ چپکا دیا

۔انایہ نے آنکھ دبائی، ہنسی مگر ساتھ ہی نرم ہو گئی

"Relax یار...

it's just a painting!

A guy, a canvas, some colors.

That's it!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

،میرت نے آہستہ سے سر جھکایا

:پھر بیگ رکھتے ہوئے بولی

کبھی کبھی، ایک تصویر تمہیں وہ کچھ دکھا دیتی ہے جو آئینہ بھی نہ دکھا سکے، وہ چہرہ... وہ آنکھیں... بس، کچھ... سمجھ نہیں آیا۔

۔

انایہ نے لحاف جھاڑا اور بیٹھتے ہوئے بولی

تمہیں پینٹنگ کرنا پسند ہے؟

"یعنی ڈرائنگ، اسکیچنگ، کلرز وغیرہ؟

میرَت کھڑکی کے پاس آکر رک گئی۔ چند لمحے خاموشی سے باہر دیکھتی رہی پھر آہستگی سے بولی۔

"نہیں۔

۔مجھے آرٹ بنانا نہیں آتا،اور شاید کبھی شوق بھی نہیں رہا

...لیکن

۔مجھے آرٹ کو 'پڑھنا' آتا ہے۔اور شاید... بس یہی مجھے سب سے زیادہ پسند ہے

:انایہ نے ابرو چڑھائے، تھوڑا الجھ کر بولی

؟پینٹنگ کو پڑھنا"

؟کیا مطلب

"؟دونوں باتیں ایک ہی تو لگتی ہیں نا

،میرت پلٹی

اور اس کے چہرے پر وہ سنجیدگی تھی جو عام دنوں میں کم دکھائی دیتی تھی آنکھوں میں وہ

۔خاموشی جو انسان تب سیکھتا ہے جب زندگی بہت کچھ کہہ کر بھی کچھ نہ کہے

۔نہیں انایہ... دونوں ایک نہیں ہوتے"

...آرٹ بنانا

۔رنگ، شکل، ترتیب اور مہارت کی بات ہے

...لیکن آرٹ کو پڑھنا

۔جذبات، خاموشیوں، اور کہی نہ کہی کہانیوں کو سننے کا فن ہے

مجھے وہ تصویریں اپنی طرف کھینچتی ہیں جن میں چہروں کے خدوخال کم ہوں مگر آنکھوں

۔میں تھکن، ہونٹوں پر رکاوٹ اور کینوس پر بے ترتیبی ہو

کیونکہ میں اُن میں صرف خوبصورتی نہیں دیکھتی میں اُن میں وہ دکھ،وہ سوال،وہ خوف محسوس کرتی ہوں جو شاید خود مصور نے بھی مکمل طور پر بیان نہ کیا ہو۔

کبھی ایک رنگ پورے انسان کے صدمے کی وضاحت کرتا ہے۔کبھی ایک خالی کونا۔پورے ماضی کا حوالہ بن جاتا ہے اور کبھی ایک لکیر انسان کی آخری امید کو ظاہر کر دیتی ہے۔"

Clubb of Quality Content

انایہ خاموش ہو گئی

۔اب وہ صرف سن رہی تھی

:میرَت آہستہ سے بولی

۔میں تصویروں کو بس دیکھتی نہیں میں اُن کے اندر چلنے والی خاموش سانسوں کو سنتی ہوں

مجھے وہ فن نہیں کھینچتا جو خوبصورتی دکھائے جو درد چھپا لے مجھے وہ فن کھینچتا ہے پر پھر بھی
۔بول جائے

Clubb of Quality Content

:انایہ نے آہستہ سے پوچھا

"؟... پھر آج کی وہ تصویر"

:میرَت نے گہرا سانس لیا

"... وہ تصویر

میرے اندر کی ایک وہ پرت تھی

۔ جو شاید میں نے بھی کبھی نہیں دیکھی تھی

اور جب کوئی آپ کی اندرونی خاموشی کو رنگوں میں اتار دے بغیر آپ کو جانے تو وہ آرٹ

۔ نہیں رہتا وہ آئینہ بن جاتا ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

،کچھ لوگ رنگوں سے تصویر بناتے ہیں

۔اور کچھ... ان رنگوں سے خاموشیوں کو پڑھتے ہیں

۔میرت... دوسرے قسم کی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کمرہ نیم تاریک تھا۔ دیوار پر ایک بڑی سفید کنویس ٹنگی تھی جس پر ابھی ابھی بنی تصویر سوکھ رہی تھی۔ ایک طرف میز پر رنگ بکھرے تھے، کاغذات، ایک چاقو اور ایک بند لفافہ پڑا تھا۔

کمرے کے بیچوں بیچ ایک شخص بیٹھا تھا—سیاہ قمیص پہنے، سلجھی ہوئی داڑھی، اور آنکھوں میں ایسا ٹھہراؤ جو صرف ان لوگوں میں ہوتا ہے جو اپنی چال کی اگلی دس حرکتیں پہلے سے یاد رکھتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ دراب تھا۔ اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی، ایک سگریٹ سلگائی اور دھوئیں کو یوں چھوڑا جیسے لفظوں کی بجائے ہوا بول رہی ہو۔ پھر وہ آہستہ سے بولا،

"شطرنج کی پہلی چال ہمیشہ خاموش چلنی چاہیے، تاکہ سامنے والے کو لگے کہ تم ابھی کھیل میں آئے ہی نہیں۔"

اس کی نظریں دیوار پر ٹنگی تصویر پر تھیں—وہی تصویر جس میں میرَت کی آنکھیں بنی تھیں، جو آج اُس نے گلی کی گیلری میں رکھی تھی۔

"تم اب سوچو گی کہ یہ تم ہو... اور یہ صرف اتفاق ہے، مگر تم نہیں جانتیں، میرَت... تم اس کھیل کا مرکزی مہرہ ہو جسے میں خاموشی سے کنارے سے اٹھا کر وسط میں لانا چاہتا ہوں۔"

وہ اٹھا، آہستہ قدموں سے تصویر کے قریب گیا اور اپنی انگلی سے آنکھوں کے قریب ہلکی سی لکیریں کھینچ دیں۔

"اب تم ان آنکھوں کو یاد رکھو گی، پہچانو گی لیکن خود سے انکار کرو گی۔ اور جب

Clubb of Quality Content

"۔ حقیقت سامنے آئے گی تو تم خود پر یقین کھودو گی

دروازے کی طرف جاتے ہوئے وہ رُکا۔ نیم تاریکی میں تصویر کی آنکھیں جیسے اُسے دیکھ رہی تھیں ۔ وہ آنکھیں جیسے اُس کے وجود کا عکس نہ ہوں بلکہ ارادہ ہوں

اس نے آہستہ سے دروازے کا ہینڈل تھاما، پھر پلٹ کر دیکھا، ایک ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر ابھری، دھواں بھرا سانس لیا اور وہ جملہ ادا کیا جو اس کی دنیا کی نمائندگی کرتا تھا:

"یہ وہ دنیا ہے جہاں چہروں کے پیچھے چہرے بستے ہیں، اور آوازیں دیواروں سے ٹکرا کر واپس نہیں آتیں۔ یہ دنیا میری ہے — نظر والوں کی نہیں، سمجھنے والوں کی۔"

پھر وہ دروازے کے پار نکل گیا۔ پیچھے رہ گئی وہ تصویر، جو کسی کے دل میں پہلی بار دراب کی دستک بن کر اتری تھی۔

اور دروازے کے اس پار — وہ دنیا تھی جو عام نظروں سے محفوظ، وقت کی سست رفتاری میں تیز دوڑتی تھی۔ جہاں اندھیرے راج کرتے تھے... اور روشنی صرف اتنی تھی، جتنی دراب چاہے، کب اور کس کے لیے۔

Clubb of Quality Content

صبح کی کرنیں لندن کے آسمان پر ہلکی دھند میں لپٹی ہوئی تھیں۔ نرمی سے جھانکتی روشنی جیسے شہر ابھی پوری طرح بیدار نہ ہوا ہو، مگر کی پرشکوہ عمارت کے گرد سنہری دھوپ، سنگِ مرمر کی دیواروں پر آہستہ آہستہ پھیلنے لگی تھی۔

یہ وہ جگہ تھی جہاں علم، تہذیب، آزادیِ فکر اور جستجو ہر کونے میں سانس لیتی ہے۔ جہاں دنیا بھر سے آئے ہوئے ذہین چہروں میں کہیں خواب جھلملاتے ہیں، کہیں بغاوت چھپی ہوتی ہے، اور کہیں خاموشی میں سوال پلتے ہیں۔

Clubb of Quality Content

آج، UCL (University College London) —ایک اور نیا دن تھا میں، مگر بہت سے طلبہ کے لیے یہ پہلا قدم تھا۔ ایک نئی زندگی، نئی شناخت، اور ایک ایسی عمارت کا دروازہ، جس کے اندر قدم رکھتے ہی انسان صرف طالب علم نہیں رہتا... وہ ایک فکر، ایک نظریہ بننے لگتا ہے۔

مرکزی گیٹ کے آس پاس چہل پہل شروع ہو چکی تھی—کچھ طلبہ نوٹس سنبھالے پریشان، کچھ اپنے گروپ کے ساتھ قہقہوں میں مصروف، اور کچھ بس... زندگی کے اگلے باب کا ورق پلٹتے ہوئے

گیٹ کے باہر ہی سڑک کے کنارے ایک میٹ بلیک سپورٹس کار زوردار رفتار سے رکی۔ دروازہ کھلا، اور دھوئیں کے ساتھ جیسے وقت بھی تھم گیا۔ لمبا قد، براؤن جیکٹ، سیاہ چشمہ، اور چہرے پر وہی بے نیازی، وہی مغرور مسکراہٹ—اسفندیار خان۔

اس کے ساتھ نائل اور شیری بھی تھے، جو اپنے اپنے انداز میں لندن کی اس یونیورسٹی کو جیسے اپنے قدموں میں محسوس کر رہے تھے۔

۔اوہ مائی گاڈ! دیکھو اسفند آ گیا!" ایک لڑکی نے سہیلی کے کان میں سرگوشی کی"

۔یعنی اب یونیورسٹی کی صبح کا آغاز اسٹائل سے ہو گا!" سہیلی نے ہنستے ہوئے کہا"

تینوں اندر داخل ہوئے اور سیدھا مین لان کی طرف بڑھے،جہاں نئے طلبہ کا مجمع لگا تھا۔ +
۔کچھ چہروں پر گھبراہٹ، کچھ پر جوش،اور کچھ نے ابھی تک ہوش سنبھالا ہی نہ تھا

"لڑکوں اور لڑکیوں!" اسفند نے بلند آواز میں کہا، "

Welcome to hell… I mean… university life!"

قہقہے گونجے۔

"اب یہاں سروایو کرنا ہے تو تین باتیں یاد رکھو—پہلی: ہم سینئرز ہیں، دوسری: تم جونیئر

ہو، اور تیسری: پہلی دو باتیں یاد رکھو!" نائل نے کہا، اور سب ہنس دیے۔

اسفندیار خان اور اس کے دوست شیری اور نائل ایک بینچ پر براجمان، لاپرواہی سے اپنی شکار گاہ کا جائزہ لے رہے تھے۔

"یار، یہ نیو انٹریز بھی نا، حد درجہ معصوم لگتی ہیں! ان کے چہروں پر لکھا ہوتا ہے کہ ابھی دودھ کے دانت بھی نہیں گرے!" نائل نے قہقہہ مار کر کہا۔

شیری نے پاس سے گزرتے ایک لڑکے کو روکا،"اوئے! کدھر جارہے ہو؟ پہلے انٹری فیس دو!"

لڑکا گھبرا گیا،"ف... فیس؟ کیسی فیس؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسفندیار جو پرسکون بیٹھا سب دیکھ رہا تھا، مسکرا کر بولا،" تیرے لیے آج کی اسپیشل ڈسکاؤنٹڈ فیس—یونیورسٹی کے بیچ جا کر بلند آواز میں کہنا ' میں سب سے زیادہ معصوم ہوں!"

۔شیری اور نائل کے ساتھ باقی لڑکوں کے قہقہے بلند ہو گئے، جبکہ نیا بچہ شرمندگی سے کانپنے لگا

او بھائی،جاؤ جاؤ! ہم یہاں صرف انجوائے کر رہے ہیں،دل چھوٹا مت کرو!" نائل نے"
۔اسے جانے دیا

شیری! اگلے شکار کو چُن لیا ہے؟" اسفند نے آہستہ سے کہا،اپنی جیب سے چشمہ نکالتے
۔ہوئے

شیری نے سامنے دو گھبرائے ہوئے لڑکوں کی طرف اشارہ کیا، "جی سر! ایک انجنئیرنگ کا ہے، دوسرا بزنس کا—دونوں کے چہرے دیکھو، جیسے امیگریشن والوں نے روک لیا ہو!"

نائل ہنسا، "کیا فرمائش ہے آج؟ چکن ڈانس، یا انگلش میں اپنی پہلی کرش کی کہانی؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسفند نے ایک رُخ سے مسکرا کر کہا، "نہیں، آج کچھ نیا کرتے ہیں... تھوڑا کلاس، تھوڑا سسپنس!"

۔وہ دونوں لڑکوں کے پاس جا پہنچے

"Well, gentlemen!"

اسفند نے سنجیدہ لہجے میں کہا، "آپ لوگ شاید یونیورسٹی میں پڑھنے آئے ہیں، مگر ہماری نظر میں آپ ابھی ایڈمیشن کے لائق بھی نہیں ـــ کیونکہ اصلی ایڈمیشن تو ہماری ریگنگ بورڈ "!سے ہوتا ہے

۔س... سر ہم تو بس..."،ایک لڑکا گھبرا کر بولا"

"Shhh!"

نائل نے انگلی ہونٹوں پر رکھی، "بس اتنا کرو، کہ سامنے کھڑے ہو جاؤ... اور ایک منٹ میں، خود کو اسفند بھائی کی محبت میں مبتلا کرنے کی کوشش کرو!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

۔ کیا؟" دونوں لڑکوں نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں"

ایکٹنگ بھائی ایکٹنگ!"شیری ہنسا،"جیسے وہ تمہارا بچپن کا پیار ہو جسے آج تم نے پہلی بار دیکھا ہو!"

اسفند نے ہنستے ہوئے چشمہ لگایا،اور ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا،جیسے وہ ہیرو ہو اور ان کے سامنے اس کی فلم کا سکرین ٹیسٹ چل رہا ہو۔

ایک لڑکا لڑکھڑاتے ہوئے آگے بڑھا،"اسفند بھائی... مجھے پہلی نظر میں آپ سے محبت ہو گئی تھی... آپ کے بغیر زندگی کا مطلب... کچھ بھی نہیں!"

نولز کلب
Clubb of Quality Content!

"Not bad!"

اسفند نے تالی بجائی، "مگر اگلا بہتر کرے گا، ورنہ پورے ہفتے کے لیے ہمارا پی اے بنے گا!"

دوسرا لڑکا تقریباً رونے کو تھا، مگر اُس نے ہمت کی، "اسفند بھائی، آپ تو ہمارے دلوں کے شہنشاہ ہیں، آپ کے بغیر زندگی اُدھوری ہے، اور اگر آپ نہ ہوتے تو میں کبھی یونیورسٹی نہ آتا!"

۔اسفند نے قہقہہ لگایا،شیری اور نائل ہنستے ہوئے دوڑ پڑے

واہ بھئی واہ!ایسے عشق پر تو آسکر دینا بنتا ہے!"شیری نے قہقہہ لگایا"

،کمرے میں نرم سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔انایہ بے فکری سے اپنے بال باندھ رہی تھی

۔جبکہ میرَت خاموشی سے دوپٹہ سنوار رہی تھی—نیلا،صاف،سادہ،اُس کی پہچان جیسا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

۔پہلا دن ہے نا... گھبرا تو نہیں رہیں آپ مس سکولر، انایہ نے آنکھ دبائی"

میرَت نے مختصر سا مسکرا کر سر جھکایا، مگر اس کے چہرے کی نرمی میں الجھن چھپی ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بیگ کندھے پر رکھا، آنکھوں سے ایک بار کھڑکی کے باہر جھانکا، اور پھر انایہ کے ساتھ خاموش راہداری کی طرف بڑھ گئی۔

انایہ کا انداز شوخ اور آزاد تھا، جبکہ میرَت کا ہر قدم نرمی، وقار اور دعا سے بھرا ہوا۔ یونیورسٹی کا وہ پہلا دن... اُس کی سانسوں میں ہلکی سی لرزش اور نگاہوں میں بے آواز سوال لے کر اُبھر رہا تھا۔

یونیورسٹی پہنچتے ہی میرت کو احساس ہوا کہ یہ جگہ لاہور کی روایتی یونیورسٹیوں سے بہت مختلف تھی۔ ہر طرف مصروف چہرے، جدید طرز کے کپڑے، اور ایک تیز رفتار ماحول—یہ لندن تھا!

Clubb of Quality Content

میرت کے قدم جیسے ہی یونیورسٹی کے مرکزی دروازے کے اندر داخل ہوئے، ایک عجیب سا جوش اور گھبراہٹ اس کے دل میں ایک ساتھ دوڑنے لگی۔

سامنے وسیع و عریض کیمپس، جدید عمارتیں، اور ہر طرف مصروف طلباء۔ کوئی گروپ کی شکل میں ہنسی مذاق میں مصروف تھا، کوئی ہاتھ میں نوٹس پکڑے پریشان حال نظر آ رہا تھا، تو کوئی اپنے فون میں گم، دنیا و مافیہا سے بے نیاز، تیز قدموں سے چل رہا تھا۔

یہ یونیورسٹی واقعی بہت بڑی ہے، بس امید ہے کہ سب کچھ ٹھیک چلے!" میرت نے عمارت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content

ہاں،اور سب سے بڑی امید یہ ہے کہ کوئی بلا ہمارے راستے میں نہ آئے!"انایہ نے ہنستے" ہوئے کہا۔

بلا؟مطلب؟"میرت نے حیرانی سے پوچھا"۔

مطلب وہ لوگ جو خود کو یونیورسٹی کا بادشاہ سمجھتے ہیں،اور جو نئے آنے والوں کو تنگ کیے" "بغیر رہ نہیں سکتے!

Clubb of Quality Content!

۔تو پھر... ہمیں ان سے بچنے کی تیاری کر لینی چاہیے!" میرت نے مضبوط لہجے میں کہا"

۔تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے تمہیں کوئی چیلنج دے رہا ہو!" انایہ نے شرارت سے کہا"

۔کیونکہ میں چیلنجز سے ڈرتی نہیں!" میرت نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ کہتے ہوئے وہ تھوڑا سا رکی، گردن موڑ کر ایک نظر یونیورسٹی کی مرکزی عمارت پر ڈالی—
۔پھر آہستہ قدموں سے اندرونی صحن کی طرف بڑھ گئی

ندرونی صحن کی سیڑھیوں پر میرت آہستہ آہستہ چڑھ رہی تھی، ساتھ انایہ—وہی شرارت، وہی خوش مزاجی، وہی ہر بات میں بات نکالنے کی عادت۔

سیڑھی کے موڑ پر انایہ کا فون بجا، وہ رکی، اس کے چہرے پر ایک لمحے کو پریشانی لہرائی، پھر تیزی سے بولی: "او یار، مجھے رجسٹرار کے آفس جانا ہے،

بس دو منٹ میں آئی!" میرت نے اثبات میں سر ہلایا—اور صحن کی طرف بڑھ گئی.

Clubb of Quality Content!

اسی لمحے اندرونی صحن کے ایک کونے میں اسفند گھاس پر بیٹھا تھا۔ کانوں میں "ایئر فون" لگائے، کسی پرانی "رومینٹک" دھن میں گم— آنکھیں آسمان کی طرف تھیں، جیسے موسم کی خاموشی کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

ساتھ ہی بیٹھے شیری نے "چپس" کھاتے کھاتے گردن گھمائی، اور اچانک چونک کر کہنی مارتے ہوئے بولا،

"!اوئے دیکھ... سامنے وہ، کمپلیٹ "حجاب" میں ایشین بیوٹی"

اسفند نے جیسے ہی سر اٹھایا، نظریں تھم گئیں۔ وہی عبایہ، وہی خاموشی... وہی نگاہ جو پردے میں لپٹی تھی، مگر دل کے پردے کھول رہی تھی۔ وہ چند لمحے یونہی دیکھتا رہا، جیسے کسی خواب کو حقیقت میں اترتا دیکھ رہا ہو۔ اسفند کو لگا، ارد گرد کی آوازیں مدھم ہو گئیں، ۔ شور، ہنسی، ہوا، سب خاموش

۔ بس وہ... اور وہی لڑکی، جو آسمان سے اُتری ہوئی لگ رہی تھی

Clubb of Quality Content

۔مجھے نہیں پتا تھا دعائیں اتنی جلدی قبول ہو جاتی ہیں!"اسفند نے دل ہی دل میں کہا"

نائل نے اس کے بازو کو دھیرے سے ٹھوکا دیا،اوئے!ہوش میں آشہزادے اسفند نے گہری سانس لی پھر زیرِ لب مسکرایا—اور آہستگی سے اٹھ کھڑا ہوا

میرت جو ابھی یونیورسٹی میں داخل ہوئی تھی،ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لے رہی تھی،اسے لگا جیسے سب نظریں اسی پر ہیں...اور پھر وہ نظر...ایک جانی پہچانی سی،مگر اب اجنبی۔

Clubb of Quality Content!

"!السلام علیکم، ملکہِ حجاب"

۔اسفند کا انداز شوخ تھا، لہجہ نرم، مگر آنکھوں میں شرارت چھپی تھی

میرات ایک لمحے کو رکی، نظر اٹھا کر اسے دیکھا—پہچاننے کی کوشش کی... اور جیسے ہی یاد آیا، کہ یہی وہ شخص ہے جس نے اسے ایئرپورٹ سے "پک" کیا تھا، اس کی آنکھوں میں ۔ایک چمک اور ہونٹوں پر سختی آ گئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔تم؟"میرت کے لہجے میں حیرت تھی

۔اسفندیار نے سن گلاسز اتارے،اور ایک باریک سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر آ گئی

"۔شاید یہ شہر ہمیں دوبارہ ملانے پر تُلا ہوا ہے"

Clubb of Quality Content

یا شاید یہ میرا نصیب ہے جو بار بار امتحان کے موڈ میں آجاتا ہے!" میرت نے تنقیدی لہجے" میں کہا۔

"!اسفند ہنسا، "اب کی بار اگر میں تمہارا امتحان ہوں، تو میرا پرچہ آسان نہیں ہو گا، ملکہِ حجاب

:میرت نے چپ رہ کر نظروں سے تولا، پھر مختصر مگر کاٹ دار انداز میں کہا

"!امتحان ہمیشہ صبر کا ہوتا ہے، اور تم ابھی اُس میں فیل لگتے ہو"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

واہ، پہلا وار تو خطرناک تھا! لگتا ہے آپ صرف آنکھوں سے ہی نہیں، الفاظ سے بھی وار کرنا" جانتی ہیں

۔اور تم صرف حلیے سے ہی نہیں، باتوں سے بھی بد تمیز ہو!" میرت نے دو ٹوک جواب دیا"

،اسفند نے سینے پر ہاتھ رکھ کر جھک کر کہا

"!افسوس! آج تک کوئی لڑکی سید ھانا ٹ انٹریسٹڈ بول کر نہیں گئی... تم خاص ہو، ملکہ"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور تم وہ ہو، جو 'دلچسپی' کے قابل بھی نہیں!" میرت نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا اور آگے "
بڑھ گئی۔

اسفند جو ابھی تک اس کے الفاظ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا اُسے جاتا دیکھ جلدی سے اس
کے پیچھے لپکا۔۔

بات تو سنے ملکہ حجاب!!۔اس نے اس کے سامنے جاتے ہوئے کہا۔

اب کیا ہے۔۔؟؟ میرت نے چڑ کر جواب دیا

مجھے ابھی تک یقین نہیں آرہا آپ کا یہاں ہونا اتفاق ہے یہ میری دعاؤں کا اثر ہے

اگر تمہاری دعاؤں میں اتنا ہی اثر ہے تو اوپر والے سے تھوڑی عقل بھی مانگ لو اشد ضرورت ہے تمہیں۔۔

Clubb of Quality Content

اسفند نے ہلکی ہنسی میں سر جھٹکا، آنکھوں میں شرارت تھی۔ اس نے ایک ہاتھ سینے پر رکھا نیچے کی طرف جھک کر بولا

۔۔ فلحال تو آپ کی ضرورت ہے اجازت دیں تو مانگ لوں اوپر والے سے

میرت کی آنکھیں حیرت، غصے اور شرم کے ملے جلے رنگ میں لال ہو گئیں۔ مگر اس نے خود کو سنبھالا، اور تیز لہجے میں کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خود کو ہر دعا کا مرکز سمجھنے کی بیماری کا کوئی علاج ہوتا تو بتا دیتی۔ تم... تم جیسے لوگ"
"!خواہشوں میں آتے ہیں، دعاؤں میں نہیں

۔اسفند ہنس دیا، ایک ہاتھ جیب میں اور دوسرے سے کالر درست کیا

ارے ارے، اتنی سنجیدگی؟ میں تو مذاق کر رہا تھا، اتنی بھی کوئی ہوش ربا حسین نہیں ہو تم"
کہ اسفندیار خان خواہش کرے! ویسے بھی، اگر میں ایک آواز دوں، تو حسین سے حسین لڑکی
"!میرے قدموں میں آجائے

میرت نے ایک گہری سانس لی، سر ہلایا اور اب کی بار زہر خند لہجے میں بولی:

"تمہاری بات صحیح ہے... لڑکیاں تمہارے قدموں میں ہی اچھی لگتی ہیں، کیونکہ کسی لڑکی کو اپنی عزت بنا کر پلکوں پے بیٹھانے کے قابل نہیں ہو تم۔

وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی، مگر اسفندیار اپنی جگہ ساکت کھڑا تھا۔ ایک پل کے لیے خاموشی چھا گئی، جیسے کسی نے اس کی انا کو جھنجھوڑ دیا ہو۔

_

اسفندیار ابھی تک وہیں ساکت کھڑا تھا۔ ہنسی ہنسی میں کی گئی بات، جواب میں ملی تلخی میں کہیں گم ہو چکی تھی۔ چہرے پر جمی ہوئی وہ مغرور مسکراہٹ جیسے لمحے بھر کو اپنی جگہ سے ہلنے کو تیار نہ تھی، اور آنکھوں میں... حیرت کا وہ لمحہ تھا جس نے اُسے اندر تک چونکا دیا تھا۔

اتنے میں شیری اور نائل ہنستے ہوئے اُس کے قریب آئے۔ شیری نے ڈرامائی انداز میں اسفند کے کندھے پر ہاتھ رکھا، پھر آنکھیں بند کرتے ہوئے بولا،

یار شیری ذرا مجھے چٹکی تو کاٹیں... کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا؟

Clubb of Quality Content!

ایک لڑکی... وہ بھی حجاب میں لپٹی... اور اتنا زہر گھول کے گئی؟"نائل نے زور کا قہقہہ لگایا

اور وہ بھی ہمارے خان کو! وہی خان جس کی ایک آواز پر..."شیری نے فوراً بات کاٹ کر" "!مزید مزاح کا تڑکا لگایا،" کلاس کی آدھی لڑکیاں نوٹس چھوڑ کے آئیں

اسفندیار نے اپنی جیب سے چشمہ نکالا، آنکھوں پر چڑھایا اور خاموشی سے لان کی طرف قدم بڑھانے لگا۔

Clubb of Quality Content

۔ابھی بمشکل دو قدم ہی چلا تھا کہ شیری اور نائل پیچھے سے آدھمکے

:شیری نے آگے بڑھ کر ڈرامائی انداز میں اسفند کے راستے میں ہاتھ پھیلا دیا

"؟او ہو خان! پہلے تو بتا دو، زندہ ہو؟ یا ہمیں تمہارے جنازے کا انتظام کرنا پڑے گا"

،اسفند نے بغیر رکے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں

:بس اتنا بولا

"!ہٹ سامنے سے... ورنہ اگلا جنازہ تیرا ہو گا"

شیری فوراً جیب سے رومال نکالتے ہوئے بول اٹھا

بس خان... اگر تُو روئے گا تو میں بھی رووں گا"

۔۔اسفند نے رُک کر انہیں گھورا چہرے پر وہی سنجیدگی مگر آنکھوں میں چمک تھی

"بس کرو...

اب اگر اور بکواس کی نا تو تم دونوں کو حجاب پہنا کر اُس کے سامنے پیش کر دوں گا۔ پھر جو کہے گی،اُسی کے کہنے پر گھومتے رہو گے۔۔

:نائل نے فوراً ہاتھ جوڑ دیے

،نہیں بھائی...معاف کرو"

Clubb of Quality Content

"مجھے تو یہ بھی نہیں پتا کہ حجاب کدھر سے باندھتے ہیں!"

شیری نے اسفند کی پیٹھ پر آہستہ سے ہاتھ مارا، آنکھ دباتے ہوئے شرارت سے بولا،

"خان... یہ تو بتا، کہیں وہ حجاب والی کے قدموں میں دل رکھ آیا ہے کیا؟ کیونکہ چہرہ کچھ ویسا ہی لگ رہا ہے... جیسے کوئی دل دے آیا ہو، اور خبر بھی نہ ہو!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسفند نے گہری سانس لی، اور لبوں پر وہی مسکراہٹ آئی—ادھوری، خاموش، مگر اندر کہیں بہت کچھ کہتی ہوئی۔

"دل دینا تو ابھی دور کی بات ہے... لیکن ہاں—اُس کے سامنے سے گزرنے میں، آج پہلی
بار اپنے قدموں کی آواز سنائی دی۔"

"یعنی کچھ ہلچل تو ہے اندر...؟" نائل نے ہنستے ہوئے لقمہ دیا،

اسفند نے نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی، لمحہ بھر خاموش رہا، پھر مدھم لہجے میں بولا،

بس اتنا سمجھ لو... کسی کے گزرنے سے خاموشی میں جنبش آجائے—تو دل نہ بھی ملے،"

"۔خیال ضرور ٹھہر جاتا ہے

شیری اور نائل نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا

شیری نے آنکھ مار کر نائل سے کہا

"...بس بھائی

۔ہمیں یونیورسٹی چھوڑ دینی چاہیے

یہ عشق کی کلاسیں اب ہم سے نہ ہو پائیں گی

اور تینوں ہنستے ہوئے آگے بڑھ گئے

۔مگر اسفند کے قدموں کی رفتار آج ذرا مختلف تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

،جیسے کسی کا ایک جملہ

...کسی کی ایک نظر

اندر کہیں جگہ بنا چکی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

لندن کی ایک مشہور اور مہنگی نائٹ کلب

The Viper's Lounge" —

رنگوں، موسیقی، اور روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔ دیواروں پر لگے نیون سائنز، دھیمی نیلی

روشنی میں جھلملاتی بوتلیں، اور ایک سے ایک حسین چہرے... یہ وہ جگہ تھی جہاں دولت
اور طاقت کی خوشبو ساتھ ساتھ چلتی تھی۔

ڈی جے کا میوزک آسمان کو چھو رہا تھا، لندن کی راتیں بظاہر جگمگاتی تھیں، مگر روشنیوں کے
نیچے چھپا اندھیرا اصل کہانی سناتا تھا۔

مگر اسی شور میں ایک پرسکون، خاموش طوفان داخل ہوا۔

Clubb of Quality Content

سیاہ سوٹ، شیشے جیسی چمکتی بلیک لیدر بوٹس، ماتھے پر سنجیدگی، اور آنکھوں میں ایک قاتل سکون۔ دُراب عالم—وہ شخص جو اپنی خاموشی سے لوگوں کی روحوں میں اترتا تھا۔ جیسے ہی وہ داخل ہوا، اردگرد کی روشنی مدھم سی محسوس ہونے لگی۔ اسے پہچاننے والوں کی آنکھوں میں احترام کم، اور خوف زیادہ تھا۔

ایک میز کے پاس بیٹھے لڑکوں میں سے "Look who just walked in…" ایک نے ہلکی آواز میں کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بار کے کونے میں کھڑی ایک حسین لڑکی، جس کی گہری نیلی جینز اور وائٹ شرٹ میں وہ کسی ماڈل سے کم نہ لگ رہی تھی، اچانک اس کے قریب آئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پاؤچ تھا۔

"Sir, the package has been delivered. Target is being monitored as per your instructions."

دُراب نے اس کی طرف دیکھا۔اس کی نظریں شعلہ بن کر اس لڑکی کے چہرے سے گزریں، جیسے وہ اس کے لفظوں کے پیچھے چھپے خیالات کو کھوج رہا ہو۔

"Good."

"اس نے دھیرے سے کہا،"اور باقی؟"

باقی سب پلان کے مطابق ہے۔"

دُراب نے سگریٹ سلگایا، ہلکا کش لیا، اور گردن تھوڑا سا جھکا کر بولا:

نولز کلب
Clubb of Quality Content

زبردست... پر تم جانتی ہو ناں، مجھے پرفیکشن پسند ہے۔ ایک غلطی... اور تمہاری جگہ کوئی "اور لے لے گا۔"

لڑکی نے ہلکا سا سر جھکایا، مگر اس کی سانسوں میں لرزش تھی۔

"Yes sir."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دُراب نے سر جھٹک کر، ایک نظر پوری کلب پر دوڑائی۔ سامنے ایک اور میز پر دو گوریاں ہنستی کھیلتی بیٹھی تھیں، جنہوں نے دُراب کو دیکھ کر شرارت سے آنکھ ماری۔ وہ ہلکے سے مسکرایا، اور لڑکی کی طرف دیکھے بغیر بولا:

"پہلے میرے گلاس میں آدھی برف اور پورا راز ڈالو۔ پھر ان خوبصورت پیکجز کے پاس جا کر ان سے کہو... میں بور ہو رہا ہوں۔"

لڑکی نے پلکیں جھکائیں اور سر ہلا کر وہاں سے ہٹ گئی۔

۔اب وہ تنہا نہیں تھا، مگر اکیلا ضرور تھا

۔دروازے پر آہستہ سی دستک ہوئی

۔آئیں!"دُراب نے بلا دیکھے اجازت دی"

،اندر آنے والا شخص سیاہ لباس میں ملبوس تھا۔اس نے جھک کر کہا

"۔سر... کلائنٹس آچکے ہیں،وہ پرائیویٹ میٹنگ کے لیے وی آئی پی زون میں منتظر ہیں"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دُراب نے سگریٹ کا آخری کش لیا، لڑکی کی طرف مسکرا کر دیکھا، "معذرت حسینہ، کاروبار کبھی روکا نہیں جاتا۔"

وہ اٹھا، اپنا کوٹ پہنا، اور پرسکون انداز میں وی آئی پی روم کی طرف بڑھا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظریں سیدھی گئیں—سامنے بیٹھا تھا رومان الزیادی، مڈل ایسٹ کا ایک بدنام مگر امیر تاجر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"دُراب عالم!" رومان نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"رومان..." دُراب نے نرمی سے ہاتھ ملایا،

بہت سنا ہے آپ کے بارے میں آج دیکھ بھی لیا اور تو اور آپ کو اس دفعہ کچھ خاص درکار ہے؟

رومان ہنسا، "خاص تو تم ہو دُراب... مگر ہاں، اس بار صرف خوبصورتی نہیں، خالص ذہانت چاہیے۔ وہ جو صرف تمہارے نیٹ ورک میں ہو۔"

دُراب نے ایک آنکھ دبائی، پھر سنجیدگی سے بولا:

Clubb of Quality Content!

"حُسن ہر بازار میں بکتا ہے، مگر جو ذہن کو مفلوج کرے... وہ صرف میرے خزانے میں ملتا ہے۔"

رومان کا قہقہہ بلند ہوا، "مجھے وہی مال چاہیے!"

دُراب نے کوئی جواب نہیں دیا، بس اپنی گردن موڑ کر بولا:

"انا کو بھیجو!"

چند لمحے بعد، دروازہ دوبارہ کھلا۔ اور وہ آئی... انا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرخ ہونٹ، نیلی آنکھیں، گولڈن براؤن بال اور ایسا اعتماد جیسے وہ خود ایک جیتی جاگتی دھمکی ہو۔

"سر؟" انا نے مسکرا کر کہا۔

دُراب نے سگار کا ایک کش لیا اور مدھم آواز میں بولا:

ان کو نئے چہرے دکھاؤ... اور خیال رکھو، ہماری شرطوں سے باہر جانے والے لوگ... سانس نہیں لیتے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انا نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا، اور دروازے سے نکل گئی۔

رومان اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ ایک سیڑھی، پھر ایک خفیہ سرنگ... آخر میں وہ سنہری دروازہ، جس کے پیچھے ایک اور جہان تھا۔

دروازہ کھلا۔

Clubb of Quality Content!

اندھیرے کمرے میں قید لڑکیاں، کچھ خوفزدہ، کچھ بے جان،اور کچھ مکمل خاموش۔ان کی ۔آنکھیں فریاد نہیں کر رہی تھیں—بس ہار چکی تھیں

۔رومان کی نظریں چمکنے لگیں

واہ... تم نے ہمیشہ کی طرح مایوس نہیں کیا،دُراب۔"وہ زیرلب بولا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

۔وی آئی پی روم کی خاموشی، کمرے کی ہر دیوار پر سانس لیتی محسوس ہو رہی تھی

۔دُراب تنہا تھا—جیسا اکثر رہتا تھا

،ایک سگریٹ سلگا کر اُس نے لمبی سانس لی

،دھوئیں کے بادل اُس کے ارد گرد کچھ لمحوں کے لیے جھومے

۔پھر تیزی سے کھڑکی کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا

۔دُراب خاموشی سے کھڑکی کے قریب آ کھڑا ہوا

شیشے کے پار، بارش کے بعد کی نمی بھری ہوا سڑک پر ہلکی زرد سٹریٹ پول کی زرد روشنی کے
۔ساتھ مل رہی تھی

،لوگ چل رہے تھے — بے فکری سے، جلدی میں

۔اور وہ... بس دیکھ رہا تھا

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

تب اچانک اُس کی نگاہ ایک منظر پر ٹھہر گئی۔ سڑک کے کنارے ایک عورت چل رہی تھی
—گود میں ایک چھوٹا سا بچہ، بمشکل دو برس کا۔ بچہ مچل کر اُس کے ہاتھوں سے نیچے آگرا،
۔زمین پر گرا اور رونے لگا

عورت گھبرا کر فوراً جھکی، محبت سے اُسے گود میں اٹھایا، چہرے کو چُوما، ماتھے پر ہاتھ پھیرا، اور
۔۔۔لمحے بھر میں بچہ چپ ہو گیا—خاموش، پرسکون، ماں کی آغوش میں محفوظ

دُراب کی پلکیں ساکت ہو گئیں، سانس جیسے سینے میں اٹک گیا ہو۔ اُس کے ذہن کے
۔پردے پر منظر بدل چکا تھا

اب وہ خود تھا—بس پانچ سال کا، گھٹنوں کے بل ماں کے پاس بیٹھا، اور اُس کی ماں...

۔سفید دوپٹے میں لپٹی ہوئی، کمزور مگر محبت بھری مسکراہٹ کے ساتھ

دُرّو... ہمیشہ سچ بولنا، چاہے وہ تمہیں اکیلا کر دے۔ اور کسی کو تکلیف مت دینا، چاہے"

"۔تمہیں خود تھوڑی تکلیف سہنی پڑے۔ یاد رکھنا، طاقتور وہ ہوتا ہے جو رحم کرنا جانتا ہو

۔چھوٹے دُراب نے معصوم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"؟ماں نے اُس کا ماتھا چُوما تھا، "میرا بیٹا اچھا انسان بنے گا... وعدہ کرو

لمحے بھر میں وہ منظر تحلیل ہو گیا۔ واپس وہی کھڑکی تھی، بارش کی بوندیں تھیں اور وہی
۔ بھیگی ہوئی سڑک—مگر اب وہاں اُس عورت اور اُس بچے کا کوئی نشان باقی نہ تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دُراب نے آہستہ سے آنکھیں موند لیں، چہرے پر وہی پرانی سختی لوٹ آئی، مگر آنکھ کے
۔ گوشے بھیگ چکے تھے... بنا کسی گواہ کے

— اسی لمحے قدموں کی آہٹ سنائی دی، مگر دُراب پلٹا نہیں، وہ پہچان چکا تھا

۔مایا..."، آواز میں نرمی تو نہ تھی، لیکن انکار بھی نہیں"

مایا آہستہ آہستہ اس کے قریب آئی، ہاتھ میں ایک کپ تھا اور آنکھوں میں ایک خاموش شکوہ۔

"؟... تمہیں یہ منظر کیوں پسند ہے، دُراب؟ یہ اونچائی، یہ خاموشی، یہ تنہائی"

،دُراب نے سگار کی راکھ جھاڑی، پھر آسمان کو دیکھتے ہوئے کہا

کیونکہ یہ منظر کسی کی یاد میں خاموشی سے جلنے کا بہترین مقام ہے۔ نہ کوئی سوال ہوتا ہے،"
"۔نہ کوئی جواب

مایا اس کے بالکل قریب آ کھڑی ہوئی۔ کمرے میں خالی خاموشی تھی، مگر ان دونوں کے بیچ جیسے بہت کچھ بول رہا تھا۔ مایا نے آنکھیں نیم بند کیں اور زہر خند مسکراہٹ کے

Clubb of Quality Content!

،ساتھ کہا

تو... کھیل کی پہلی چال تم کھیل چکے ہو، دُراب۔ مبارک ہو۔ بتاؤ، کیسی لگی تمہیں اُس سے"
"؟پہلی ملاقات

دُراب نے دھیرے سے رخ موڑا، چہرے پر نہ غصہ تھا نہ مسکراہٹ، بس ایک تھکا ہوا سکون اترا ہوا تھا۔ اس نے سگریٹ کا دھواں آہستہ سے ہوا میں چھوڑتے ہوئے کہا،

"۔ تصویروں میں دیکھنا صرف تکلیف دہ تھا... مگر روبرو دیکھنا... جان لیوا تھا"

۔مایا تھوڑا قریب آئی، آج وہ بے نیاز نہیں تھی، اُس کی آنکھوں میں شدت تھی

تمہیں میری محبت نظر کیوں نہیں آتی، دُراب؟ میں ہر لمحہ، ہر اشارہ دیتی ہوں... پھر بھی" تمہاری نظروں میں... وہی لڑکی؟

وہ لڑکی، جسے تم دشمن کہتے ہو؟ جسے تم مٹانا چاہتے ہو؟ پھر بھی تمہاری آنکھوں میں وہی ہے؟ کیوں؟"

دُراب نے نظریں ہٹائیں، کچھ دیر خاموشی میں کھڑا رہا، پھر آہستگی سے بولا،

دشمن... وہ بعد میں بنی۔ پہلے تو وہ محبت بن کر دل کی دہلیز میں اتری تھی،بغیر اجازت،"

"۔بغیر اختیار

۔مایا کے ہاتھ کپکپا گئے،دل جیسے ایک لمحے کو رک سا گیا

"؟تو کیا واقعی... تم اُسے چاہتے ہو"

دُراب کی آنکھوں میں ایک سایہ سا لرزا، پھر ہونٹوں پر ہلکی سی زہر بھری مسکراہٹ

۔ابھری

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چاہا؟ نہیں، مایا... میں تو بس دیکھتا رہا، اور وہ خاموشی سے دل میں اُتر گئی—بغیر اجازت،"
۔بغیر اختیار

"۔ محبت ہمیشہ اجازت نہیں لیتی... بس وار کرتی ہے، چاہے وہ دل پر ہو یا قسمت پر

"؟مایا کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔ "تو پھر میں؟ میں کہاں ہوں تمہاری زندگی میں

دُراب نے اُس کی طرف دیکھا، اور شاید پہلی بار اُس کی آنکھوں میں بھی کوئی لرزش دکھائی دی:

"تم وہ ہو جو مجھے بچا سکتی تھی... اگر وہ پہلے نہ آئی ہوتی۔ لیکن اب... اب صرف اندھیرے میں جلنے کی نوبت ہے—چاہے وہ محبت ہو یا نفرت، دونوں کا انجام ایک ہی ہوتا ہے۔"

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

مایا جھکی، اُس کی آنکھوں میں جھانکا: "تو کیا تم نے ہار مان لی؟ ایک ایسی لڑکی کے لیے... جو تمہارے خلاف ہے؟ جو تمہیں گرا دے گی... تباہ کر دے گی؟"

،دُراب نے آہستگی سے نظریں اٹھائیں، سینے پر ہاتھ رکھا، اور دھیمی آواز میں بولا

محبت میں جیتنے کا مطلب... اکثر کھو دینا ہوتا ہے۔ اور میں، اُسے کھو چکا ہوں... پانے "
"۔سے پہلے ہی

۔مایا کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے، مگر وہ آنکھیں مکمل خشک بھی نہ تھیں

تمہاری محبت نرم تھی مایا... اور وہ... وہ طوفان کی طرح آئی تھی۔ فرق صرف اتنا" ہے... طوفان دل کو اجاڑتے ہیں، مگر دل میں ہمیشہ وہی بستے ہیں۔"

مایا کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو لبوں تک آچکے تھے۔ وہ پلٹی اور تھکے قدموں سے جانے لگی۔

دُراب پیچھے ہٹا، ہاتھ میں سگار تھامے بس اتنا کہا،

"اسے مارنا شاید آسان ہو... لیکن دل سے نکالنا... اب بھی ممکن نہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

،مایا رکی، مگر پلٹی نہیں۔ پھر آہستگی سے کہا

"۔کچھ محبتیں خاموش مر جاتی ہیں دُراب... اور کچھ مار دیتی ہیں"

...مایا جا چکی تھی

۔مگر کمرے میں اُس کی آواز، آنکھوں کی نمی، اور دراب کی خاموشی ابھی تک لرز رہی تھی

جیسے وقت نے چلنا چھوڑ دیا ہو اور فضا اُس کے الفاظ کی باز گشت سے تھر تھرا رہی ہو۔

دراب چند لمحے ساکت کھڑا رہا، پھر آہستگی سے سگار کا ایک اور کش لیا۔ دھوئیں کے ساتھ ایک سرد سانس فضا میں بکھر گئی۔ اُس کی نگاہ آسمان سے نیچے اتری... پھر سیدھی ٹیبل پر جا رکی، ۔جہاں ایک فائل رکھی تھی، وہی فائل جس پر میرَت کی تصویر چسپاں تھی

دراب نے فائل اٹھائی، تصویر کو دیکھا۔ کچھ لمحے وہ یوں اُسے گھورتا رہا جیسے وہ کاغذ نہیں بلکہ کسی سلطنت کا دروازہ ہو، جواب اس کی مٹھی میں بند ہونے والا تھا۔ اس کے ہونٹ ہلے، جیسے لفظ خود بخود سانسوں سے نکل آئے ہوں:

"...محبت...ہنہ"

دل کو بہلانے کا سب سے خوبصورت ہتھیار"

"!اور سب سے خاموش زہر

وہ ایک قدم پیچھے ہٹا اور دیوار کی طرف بڑھا، جہاں لندن کا تفصیلی نقشہ آویزاں تھا۔ نقشے پر سرخ رنگ کے کئی نشان لگے تھے، خاص پوائنٹس، خاص مقامات۔ وہ چند لمحے نقشے کو گھورتا رہا، جیسے اس میں کوئی راز دفن ہو۔ پھر سرد لہجے میں گویا ہوا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

?مایا کو لگا میں کمزور ہو گیا ہوں"

?کہ جذبات میرے کھیل کو بدل دیں گے

نہیں مایا..."

اُس نے میرَت کی تصویر لی اور اُسے نقشے کے اس حصے پر چپکا دیا جہاں بڑے حروف میں 'یو سی ایل لکھا تھا۔اس کے لبوں پر ایک سفاک سکون پھیلا،اور آنکھوں میں وہی پرانا ٹھہرا دینے والا ٹھہراؤ لوٹ آیا۔

۔یہ بازی دل سے نہیں،دماغ سے کھیلنی ہے"

...اور جب دل کو مہرہ بنا دیا جائے

Clubb of Quality Content!

"۔تو جیت یقینی ہوتی ہے

وہ تصویر کے قریب آیا، اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھکا، جیسے کوئی اعتراف نہیں، بلکہ اعلان کر رہا ہو:

...تم میرے دل میں اتری ہو، میرَت"

...اسی لیے اب

"!تم میرے کھیل میں پھنسوگی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچانک اُس نے میز کے نیچے لگا ایک خفیہ بٹن دبایا۔ ایک ہلکی سی کلک کی آواز کے ساتھ میز کی دراز خود بخود کھل گئی۔ اندر ایک بند مہر والی دستاویز رکھی تھی—صاف، محفوظ، اور منصوبے کے اگلے قدم کی گواہ۔ دراب نے وہ دستاویز نکالی، ایک نظر اُس پر ڈالی اور سگار کو راکھدان میں بجھاتے ہوئے دھیرے سے بولا:

"...اب اس کھیل کا دوسرا مرحلہ شروع ہوتا ہے"

اُس کے لہجے میں محبت کی نمی نہیں تھی

۔شطرنج کی چال جیسی خاموش،سوچے سمجھے،اور ٹھنڈے فیصلے کی گونج تھی

— پھر وہ ہنسا

...نہ زور سے،نہ دھیرے سے

۔بس ایسا ہنسا جیسے اندھیروں نے روشنی سے شرط جیت لی ہو

۔۔ ۔۔۔۔جاری ہے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/ مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842